

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 12 ستمبر 2011ء بمطابق 13 شوال 1432 ہجری سہ ہرتین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اِنَّا اَنْزَلْنٰ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرْسَلَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنَ لِلْخٰنِيْنَ
خَصِيْمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجٰدِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتٰنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوٰنًا اٰثِيْمًا ۝ يَسْتَحْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ
اِذْ يُبَيِّنُوْنَ مَا لَا يَرٰضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا۔

(ترجمہ): (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات میں فیصلہ کرو اور (دیکھو) دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ اور خدا سے بخشش مانگنا بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ نہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وَ اٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour': Malik Qasim Khan Khattak Sahib,
Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

جناب نصیر محمد میدا خیل: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دعا غواہی؟

جناب نصیر محمد میدا خیل: ملک قاسم صاحب نہ دے راغلیے، زہ پکبنے یو سپلیمنٹیری
کوم جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ جی۔ سوال نمبر جی؟

جناب نصیر محمد میدا خیل: سوال نمبر 13۔

جناب سپیکر: جی۔

* 13 _ ملک قاسم خان خٹک (سوال جناب نصیر محمد میدا خیل نے پیش کیا): کیا وزیر ابتدائی و ثانوی
تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ورائہ مسکان ضلع کرک میں عرصہ دراز سے سائنس ٹیچر نہیں ہے
جس کی وجہ سے طالبات کو سائنس گروپ میں داخلہ اور بورڈ میں رجسٹریشن بھی نہیں دی جا رہی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول میں سائنس ٹیچر کی خالی آسامی کب تک پر کی
جائے گی؟

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جزوی طور پر درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز
ہائی سکول ورائہ مسکان ضلع کرک میں سائنس ٹیچر کی آسامی تاحال خالی پڑی ہے تاہم طالبات کو سائنس
گروپ میں داخلہ دیا جا چکا ہے اور ان کی رجسٹریشن بھی کوہاٹ بورڈ میں ہو چکی ہے کیونکہ گورنمنٹ ہائر
سیکنڈری سکول ورائہ کے سبجیکٹ سپیشلٹ ایم گل باز خان نے یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ سائنس ٹیچر کی
تعییناتی تک وہ سائنس مضامین پڑھانے کا پابند رہے گا۔

(ب) پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا میں ایس ای ٹی اساتذہ کی بھرتی کیلئے انٹرویوز ہو رہے ہیں اور انشاء
اللہ بہت جلد سائنس ٹیچر کی خالی آسامی پر ہو جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, Naseer Muhammad Khan Maidadkhel?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، اگر اس کے جواب کو ہم دیکھیں جی تو یہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہے اور اس میں جس سبجیکٹ سپیشلٹ ایم گل باز خان کی تعیناتی ہوئی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم گل باز خان نے کس مضمون میں ایم ایس سی کیا ہوا ہے؟ نمبر ایک اور نمبر دو یہ کہ ہائی سکول میں سائنس کے کون سے سبجیکٹس یہ طالبات کو پڑھاتے ہیں، کیا یہ بہتر ہے یا ضروری ہے کہ طالبات کے سکول میں مرد حضرات پڑھا رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ نے ایک بل پاس کیا تھا، آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی اور اسی کمیٹی کی سفارشات پر ایک بل پاس کیا تھا کہ جہاں پر بھی پوسٹیں خالی ہوں تو بغیر پبلک سروس کمیشن کے گورنمنٹ اس میں اپوائنٹمنٹس کر سکتی ہے تو وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر پبلک سروس کمیشن ان کی اپوائنٹمنٹس اس وقت تک نہیں کرتا تو ان کے ساتھ اختیار ہے کیونکہ سائنس کے ٹیچرز، تقریباً 50% سے زیادہ سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں تو کیا وزیر صاحب اسی ایکٹ کے تحت ان لوگوں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ جو پوسٹنگ ٹرانسفر والی بات ہے نا، اس کی بات کر رہے ہو؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو سوال انہوں نے کیا ہے تو اس میں بات آئی ہے کہ پبلک سروس کمیشن ایس ای ٹیز کی پوسٹوں پر انٹرویو لے رہا ہے تو میرا پوچھنا یہ ہے کہ ابھی کیا پوزیشن ہے؟ کیونکہ پورے صوبے میں یہ سیٹیں خالی پڑی ہیں تو ابھی کوئی Improvement ہوئی ہے، ان کو کچھ پتہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کس سٹیج پر ہے؟

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، زمونر پہ شبقدر کنبے د جینکو نہ کالج شتہ او نہ بل خہ سکول شتہ، یو ہائر سیکنڈری دے، یو ہائر سیکنڈری سکول دے او پہ ہغے کنبے پہ دے دریو کالو کنبے دا کوم چہ زمونرہ پریڈ تیر شوے دے، پہ دیکنبے ہلتہ تر اوسہ پورے د سائنس ٹیچر نشتہ دے، نور ٹیچرز ہم نشتہ دے۔ بیگاہ ما تہ ایس ایم ایس او شو چہ سحر زما خہ پروگرام وو خو زما تاریخ وو او ہائی کورٹ تہ راغلم نو ہغوی وئیل چہ نہ پکنبے بینچونہ شتہ، نہ پکنبے د خبنکلو ابہ شتہ، نہ ٹیچرانے شتہ، د سکول ڈیر بد حال دے او پرنسپلہ ئے چہ ہر خوک دہ نو پرنسپلہ صاحبہ ہم خہ انٹرسٹ نہ اخلی او یو واحد دا سکول دے ہائر سیکنڈری پہ شبقدر کنبے، ہلتہ خو د حکومت د طرف نہ کالج مالج نہ ورکوی نو د دے د پارہ زہ منسٹر صاحب تہ ریکویسٹ کومہ چہ فوری د دے خہ بندوبست او کری۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: Thank you, Mr. Speaker۔ سپیکر صاحب، پہ دے کونسیچن نمبر 13 کنبے دا سیکنڈ پیرا گراف کہ تاسو او گورنر نو پہ دیکنبے دوئی لیکلی دی چہ "پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا میں ایس ای ٹی اساتذہ کی بھرتی کیلئے انٹرویوز ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد سائنس ٹیچر کی خالی آسامی پر ہو جائے گی"۔ یو جی دا تیوس ما کولو د منسٹر صاحب نہ چہ آیا دوئی داسے تاریخ مونرہ تہ بنود لے شی چہ د کلہ پورے بہ دا پورہ شی؟ نمبر دویم دا چہ د ETEA ٹیسٹونہ تقریباً دوہ میاشتے مخکنبے شوی دی او پہ ہغے باندے تر اوسہ پورے خہ عملدرآمد نہ دے شوے او سکولونہ ٹول خالی پراتہ دی نو د دے پہ بارہ کنبے ہم کہ منسٹر صاحب وضاحت او کرو، د دے سرہ Related دے جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: زما خیال دے شاہ حسین صاحب چہ ہم دغہ Related دغہ دے، یو

سبجیکٹ دے چہ د ٹیچرز کمے دے، ہم دا خبرہ دہ کنہ؟

جناب شاہ حسین خان: بس جی یو ضمنی کونسیچن دے۔

جناب سپیکر: نہ بلا شو، نہ ضمنی کوئسچنز ڊیر شو۔ ٽاپک خو ہم دا یو دے کنہ؟

جناب شاہ حسین خان: بس جی یو دوہ منتہہ راتہ را کری۔

جناب سپیکر: تاسو تقریر شروع کری نو۔ شاہ حسین صاحب! بس یوہ خبرہ، کوئسچن صرف کوئی کوئسچن۔

جناب شاہ حسین خان: زما سوال دا دے چہ زما پہ حلقہ کنبے د تیرو خلورو کالو نہ پہ مڈل سکول کنبے او پہ هائی سکولونو کنبے د سائنس ٽیچران نشته دے نو حکومت ارادہ لری چہ دا سکولونہ د د سائنس ٽیچرانو نہ ڊک کری؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، میں یہاں پر منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ اس دن میں ایک ریڈیو پروگرام میں شریک تھی اور ایک چھوٹی سی بچی، دس سال کی بچی نے سوال کیا کہ ہمارے بابوزئی علاقے میں سکول تو ہے لیکن وہاں پر ٹیچرز بالکل نہیں ہیں تو اس سلسلے میں میں ان کے نالج میں یہ بات لانا چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔

خلیفہ عبدالقیوم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی خلیفہ عبدالقیوم صاحب، خلیفہ صاحب کا مائیک آن کریں۔ کوئسچن خہ دے، ستاسو سوال خہ دے جی؟

خلیفہ عبدالقیوم: جناب سپیکر صاحب، دا مسئلہ زمونہ پہ سکولونہ کنبے ہم دہ، هلته کنبے ہم پہ سکولونو کنبے د سائنس اساتذہ نشته دے او ٽول سکولونہ خالی دی نو زمونہ دا درخواست دے چہ حکومت د خہ واضح پالیسی ایشو کری۔ د سی تھی، پی تھی سی انٹرویو شروع شی او بیا پکنبے شوک درخواست ورکری او هغه ملتوی شی۔ مہربانی د او کری زمونہ ٽول تعلیمی ماحول بالکل صفر تہ لارو نو پہ دے باندے تاسو غوراو کری چہ مونہ تہ اساتذہ کرام سکولونو تہ را کری شی او چہ دا فیصلہ زر ترزہ اوشی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا کوم سوال چہ د سائنس ٹیچرز پہ حوالہ باندے شوے دے، د سکول نوم ہم دوی وئیلے دے چہ پہ دے سکول کنبے د سائنس ٹیچر نشته دے او مونبرہ خود ہغے جواب ورکریے دے خو نصیر محمد خان دا خبرہ اوکرہ چہ دا کوم سبجیکٹ سپیشلسٹ دے، دہ سپیشلائزیشن پہ کوم سبجیکٹ کنبے کریے دے؟ زما یقین دا دے چہ دوی خوبہ پرے پوہہ وی چہ ایم ایس سی چہ چا کریے وی نو د ایف ایس سی، بی ایس سی بیا د ایم ایس سی بائیو، کمیستری، فزکس یا میتھس نو د ہغے تولو سبجیکٹس ہغہ ماسٹر وی، دا مونبرہ بہ امر ضرورت چونکہ دغلته پخپلہ ذمہ واری کوی نو دا خلور وارہ سبجیکٹس ہغہ پرهاؤلے شی۔ بیا د ہغے نہ پس چہ عبدالاکبر خان صاحب کومہ خبرہ اوکرہ چہ دلته مونبرہ یوہ داسے فیصلہ کریے دہ چہ پہ کومو خایونو کنبے ایس ایس خالی دی یا ایس ای تیز خالی دی نو بالکل پہ ہغے باندے زمونبر کار روان دے او انشاء اللہ، چونکہ سپیکر صاحب، د ایس ای تیز یرہ لویہ مسئلہ دہ، خنگہ چہ تقریباً د یرو ممبرانو صاحبانو نہ بیا بیا دا مسئلہ دلته راپور تہ شوے دہ۔ ما مخکنبے ہم دا خبرہ کریے وہ چہ پہ 23-10-2008 باندے پبلک سروس کمیشن تہ مونبر یو ریکوزیشن لیبرلے دے د 2853 ایس ای تیز، زمونبرہ تقریباً ہر پینٹلس ورخے پس د ہغوی سرہ رابطہ کیبری۔ د اسمبلی د راتلو نہ مخکنبے چہ مونبرہ رابطہ اوکرہ نو ہغوی مونبر تہ 22 ستمبر بنودلے دے چہ پہ 22 ستمبر باندے بہ مونبر دغہ 2300 / 2253 دا چہ کوم پوسٹونہ دی، انشاء اللہ ہغہ پوسٹونہ چہ دی، د ہغے د ریکوزیشن بہ مونبر تہ ہغوی خپل Recommendations را اولیبری نو پہ توله صوبہ کنبے بہ تر یرہ حدہ پورے د ایس ای تیز چہ دا کومہ مسئلہ دہ، دا بہ حل شی۔ احمد خان بہادر صاحب چہ کومہ د ETEA خبرہ اوکرہ، چونکہ ہغہ خود د دسترکت کیڈر خبرہ دہ، ہغہ ETEA تیسٹ شوے دے او د ہغے مطابق انشاء اللہ ہغہ لستونہ چہ دی، د ہغے تیارے پہ اکثر و ضلعو کنبے روان دے او د دسترکت کیڈر نہ بہ ہغہ پوسٹونہ انشاء اللہ تقریباً تقریباً برابر شی۔ محمد علی خان صاحب چہ کوم سوال کریے دے، زما خویقین دا دے چہ د یو یر مختلف سوال پہ حوالہ باندے چہ نوے سوال دے چہ ہغوی د یو سکول نوم اخلی، زہ بخبنہ غوارم چہ زہ پہ دے پوزیشن

کبنے نہ یم چہ د ہغہ سکول پہ حوالہ باندے د دوئ سرہ خبرہ او کرم، کہ دا دوئ نوے سوال راوړو او مونږ د خان سرہ نوبت ہم کرو نوا نشاء اللہ بیا بہ ورته مونږہ پورہ جواب ورکړو چہ پہ ہغے کبنے خومرہ تیچرز کم دی خو د ایس ای تیز چہ کومہ مسئلہ دہ، مونږہ د پبلک سروس کمیشن سرہ رابطہ کړے دہ، 22 ستمبر لہ بہ انشاء اللہ ز مونږہ دا مسئلہ پہ ټولہ صوبہ کبنے حل وی کہ خیر وی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! تاسو خو بیمار ہم یئ، دا ایشو داسے دہ چہ لکہ دیو کوئسچن سرہ لس را پاخیری او د 2008 نہ پبلک سروس کمیشن پکبنے فیل دے، نہ شی کولے، Lot نہ شی، مونږہ تہ د Educated خلقو کمے دے، کہ خہ مسئلہ دہ؟ تریندہ خلق نشته ز مونږہ سرہ، لکہ ډاکٹرز، زما پہ خیال چہ سات سو ډاکٹرز ہغوی واغستل د دغے پوستنگ تیرانسفر پالیسی نہ بعد نو ز مونږہ پہ ایجوکیشن کبنے داسے ډائریکٹ ریکروٹمنٹ نہ شی کیدے، ممکن نہ دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: چونکہ Sixteen او Seventeen خو داسے دہ سپیکر صاحب، چہ دا د پبلک سروس کمیشن Purview دہ، ز مونږ د ډیپارٹمنٹ پہ پارٹ باندے خو خنگہ چہ ما ذکر او کړو چہ مونږہ خپل کار کړے دے خو پکار دا وہ، دا خلور کالہ مخکبنے دا 28-10-2008 Sorry، دا تاریخ بیا زما نہ ہیریوی چہ دا ریکوزیشن مونږ کړے دے، خلور کالہ مخکبنے پکار دا دہ چہ دغہ ریکوزیشن شوے وے خو بد قسمتی دا وہ چہ ہغوی ریکوزیشن نہ وو کړے نوزہ دا گنرم چہ لکہ پبلک سروس کمیشن ہم پہ دیکبنے ډیر وخت واغستو خو دا ہم یو حقیقت دے چہ خلور کالہ مخکبنے پکار دا دہ چہ کوم ریکوزیشن پکار وو، ہغہ چہ ز مونږہ حکومت راغلو نو ہغہ ریکوزیشن مونږہ او کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، بل خہ کوئسچن دے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ انتہائی سیریس مسئلہ بنتا جارہا ہے اور خاصکر دیہی علاقوں میں، شروں میں تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن دیہی علاقوں میں یہ بڑا سیریس مسئلہ بنتا جارہا ہے۔ اب اس اسمبلی نے آپ کو ایک مینڈیٹ، ایک اختیار دیا ہوا ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ 2008 میں ہم نے ریکوزیشن بھیجی ہے تو 2008 اور 2011 کے تین سالوں میں کتنی پوسٹیں آپ کے پاس اور خالی ہو چکی ہونگی، نئی

پوسٹیں آپ نے Create کی ہونگی، نئے سکول بن چکے ہونگے یا مطلب نئی پوسٹیں آئی ہونگی تو جناب سپیکر، میری درخواست ہے کہ جس طرح ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بہ یک جنبش قلم سات سو ڈاکٹروں کو ایک مینے کے اندر اندر بھرتی کیا ہے، اسلئے ٹھیک ہے، ہم پبلک سروس کمیشن کو 22 ستمبر کو بھیجتے ہیں، 30 ستمبر کو بھیجتے ہیں وہ الگ بات ہے لیکن اس کے بعد بھی ان کے جو میڈیکل ٹیسٹس ہونگے اور کچھ ہوگا تو اس میں دو تین مینے اور بھی لگیں گے، ایس ای ٹی تو مارکیٹ میں پڑے ہوئے ہیں تو For the time being education department ان کو کیوں اپوائنٹ نہیں کرتا، جس کی رولز بھی آپ کو اجازت دیتے ہیں۔ جناب سپیکر: میرے خیال میں مناسب ہوگا، یہ کوئی چیز بہت ہے، بابک صاحب! آپ، عبدالاکبر خان اور یہ میرے پارلیمانی لیڈر صاحبان تھوڑا سا بریک میں بیٹھیں گے، یہ Collective مسئلہ ہے اور اسے Collectively حل کر لیں گے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح ہے۔ یو خبرہ کوم سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب چہ دا کومہ خبرہ او کپہ، دوئی ہم د دے نہ خبر دی چہ د دے سرہ سرہ مونبرہ د سروس ستر کچر ہم اعلان کرے دے، ترخو پورے چہ پہ 22 ستمبر باندے مونبرہ تہ Final recommendations پبلک سروس کمیشن نہ وی را کپی او چہ خنگہ ئے ہغوی مونبرہ تہ را کپی نو ز مونبرہ ۶ بیار تہمتیل چہ کوم پروموشنز دی، لکہ د سی تی نہ چہ کوم خلق ایس ای تی تہ خئی، ہغہ لستونہ مونبرہ تیار کپی دی۔ مونبرہ انشاء اللہ تا سو لہ باور در کوڑ سپیکر صاحب، ہاؤس لہ ہم باور ور کوڑ چہ انشاء اللہ پہ 22 باندے چہ مونبرہ تہ Final recommendations راشی نو د ہغے نہ پس بہ بیا پہ پینخلس ورخے کبنے دننہ دننہ مونبرہ پہ دے پوزیشن کبنے یو، خنگہ چہ ہغوی ذکر او کپہ چہ خومرہ پوسٹونہ نور خالی دی نو سروس ستر کچر بہ، انشاء اللہ ز مونبرہ ۶ بیار تہمتیل پروموشنز چہ دی ہغہ بہ ہم مونبرہ او کپہ او د ہغے نہ پس کہ بیا خہ کمے و نو او س چونکہ مونبرہ تہ اسمبلی اجازت را کرے دے، بیا بہ مونبرہ پہ دے پوزیشن کبنے یو چہ ہغہ اپوائنٹمنٹس خنگہ چہ دوئی وائی نو بیا بہ مونبرہ ہغہ کوڑ۔

جناب سپیکر: دا دومرہ غت Lot چہ دے، دا بہ ہغوی مونبرہ لہ را کپی، دا 2853 چہ تا سو او بنود لو کنہ جی؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: پہ دے باندے خو جی ہغوی درے کالہ واغستل، دا بالکل پہ فائل سٹیج کنبے دی او اوس بالکل 90% کار پہ دے باندے شوے دے، لہذا د 22 ستمبر نہ مخکنبے مونبرہ ہیخ نہ شو کولے۔

جناب سپیکر: 22 ستمبر Cut out date شو۔ عبدالاکبر خان! 22 ستمبر Cut out date دے، د دے پورے کہ او شو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب جو فرما رہے ہیں، ہم ان کے جواب پر اور ان کی بات پر یقین رکھتے ہیں لیکن پبلک سروس کمیشن پر مجھے یقین نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی خیر ہے، 22 اتنی دور نہیں ہے، اسمبلی سیشن جاری رہے گا اور اس میں مختیار علی خان صاحب بیٹھے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر مین صاحب ہیں، یہ اور باک صاحب سب مل کے اس کو Follow کریں گے۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب پبلیز کولسچن نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 5 سر۔ سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: سوال نمبر؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Five.

جناب سپیکر: یہ نوڈ والا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ خوراک کا ہے سر، بالکل۔

جناب سپیکر: جی ممبر صاحب، سردار صاحب، آپ کیا کہتے ہیں۔ عبدالاکبر خان! آپ کا یہ وزیر صاحب کافی عرصے سے غائب ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! وہ بیمار تھے اور انہوں نے کافی عرصہ ہسپتال میں گزارا ہے، شاید ابھی میرا خیال ہے کہ وہ ٹیسٹ وغیرہ کیلئے گئے ہوں۔

جناب سپیکر: تو خوراک ہمیں ملے گی؟ وہ تو خوراک۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو شش کریں گے کہ اسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پورے صوبے کو خوراک کا مسئلہ بن جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: اسی اجلاس میں اس کو لاکے جو ہے نا، ان کے جوابات دیں گے۔

جناب سپیکر: لیاقت شباب صاحب! پورے صوبے کو خوراک کا مسئلہ بنے گا، اگر یہ زیادہ غیر حاضر رہا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: خوراک کی کمی نہیں ہے جی، ٹھیک ٹھاک ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، خوراک پوری ہے۔

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آکاری و محاصل): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی لیاقت شہاب۔

وزیر آکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ہغوی لبر بیمار و و نود ہغوی علاج لگیا

دے او انشاء اللہ زر بہ ہغوی راشی او د دے جواب بہ ور کری۔

جناب سپیکر: جی اسرار خان! د دغے پورے بیا لبر صبر او کری نو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے سر، لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اسی سیشن میں اس کو پھر

دوبارہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی میں آئے گا اور ایک Date اس کو ملے گی، ضرور ملے گی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اسی سیشن میں، ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Again Israrullah Khan-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! جیل کے پاس جو Barriers لگے ہوئے ہیں اور وہاں پر

لوگوں کو بہت تکلیف ہے لیکن وہاں پہ اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو جو گالیاں دی جا رہی ہیں، آپ

حیران رہ جائیں گے کہ سر، صرف ان پولیس اور ٹریفک والوں کی وجہ سے وہ گالیاں ہم سن رہے ہیں اور

وہاں پر انہوں نے جو بریکرز لگائے ہیں سر، ایک گاڑی والا بھی پولیس والوں کا آرڈر نہیں مانتا کیونکہ وہاں پر

پولیس اور ٹریفک والے، آپ سب کو پتہ ہے کہ کریپٹ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں پر وہ صرف پرچیاں دے

سکتے ہیں، چالان کر سکتے ہیں اور پیسے لیتے ہیں۔ میں ابھی آ رہا تھا، تقریباً ایک گھنٹے سے میں وہاں پر کھڑا تھا اور

یہ گاڑی والے ادھر آ جاتے ہیں اور ٹریفک والوں کے آرڈر نہیں مانتے لیکن سر، ان Barriers کو ہٹادیں

سر۔

جناب سپیکر: 'کو لٹچنر آور' کے بعد۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! ان Barriers کو ہٹادیں، لوگ آپ کو گالیاں دے رہے ہیں سر۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزنٹی: جناب سپیکر! یہ ہٹادیں، اگر ہماری موت آنا ہوئی تو ہماری موت برحق ہے تو

جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بیٹھ جائیں، بی بی! بیٹھ جائیں، 'کو لٹچنر آور' کے بعد۔

محترمہ گلہت یا سمین اور کزنٹی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی، آپ بیٹھ جائیں، کوئی چیز آور، کوڈسٹرب نہ کریں۔
جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہیں سر، یہ کوئی چیز آور، سے بڑی Important چیز ہے، اگر یہ مسئلہ آپ حل نہیں کر سکتے، لوگ گالیاں ہمیں دے رہے ہیں سر۔
جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ چونکہ محکمہ خوراک کے متعلق ہے، اگر اس کو ڈیفیر کیا ہے تو پھر سب کو اکٹھا کر لیں۔

جناب سپیکر: خوراک کے متعلق سارے کوئی چیز ڈیفیر ہو گئے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ دوسرا کوئی چیز ہے گر لڑ ہائی سکول مسکان، ملک قاسم خان خٹک صاحب کا تو ہو گیا۔
 Again اسرار اللہ خان گنڈاپور، ہائر سیکنڈری، ہائر ایجوکیشن۔ کیا ہے سوال نمبر؟
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر سوال نمبر 9 ہے غالباً۔
جناب سپیکر: جی۔

* 09 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) موجودہ وائس چانسلر گول یونیورسٹی ڈی آئی خان نے چارج سنبھالنے کے بعد مختلف گریڈز میں کلاس فور سے لیکر گریڈ 16 اور 18 تک کنٹریکٹ اور ریگولر بنیادوں پر بھرتیاں کی ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کیلئے ٹیسٹ انٹرویو اور دیگر شرائط پوری کی گئی ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام امیدواروں کے کوائف بمعہ کامیاب افراد کے نام، مکمل کوائف، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، گول یونیورسٹی کی تمام بھرتیوں کیلئے ٹیسٹ انٹرویو اور دیگر شرائط پوری کی گئی ہیں۔
 (ب) تمام امیدواروں کے کوائف بمعہ کامیاب افراد کے نام، مکمل کوائف، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ ہائر ایجوکیشن کے متعلق ہے اور سر یہ اگر آپ دیکھیں تو یہ کافی بڑا پلندہ انہوں نے بھیجا ہے، ہائر ایجوکیشن ہے اور اس میں سر، میری گزارش یہ ہے کہ میں نے ان سے جو تفصیل (الف) میں مانگی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اتنے بڑے پلندے میں بھی آپ کا جواب نہیں آیا، تسلی نہیں ہوئی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، آیا ہے مگر میں منسٹر صاحب سے اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے ان سے جو تفصیل مانگی تھی، اس کا Basic purpose یہ تھا جی کہ آپ کے 16 تک جو ہوتے ہیں تو ان کیلئے ایک پروسیجر ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹل سلیکشن بورڈ ہوتا ہے اور پھر یہ ہوتا ہے کہ سنڈیکٹ جو ہوتا ہے، وہ 17 and above کی Approval کرتا ہے اور 1 سے 15 تک جو ایمپلائز ہوتے ہیں، ان کیلئے Internally انہوں نے ایک سسٹم بنایا ہوتا ہے تمام یونیورسٹیز میں۔ میری سر، اس میں گزارش یہ تھی کہ انہوں نے چار پانچ چوکیدار لینے ہوتے ہیں اور اخبار میں یہ جو Criteria دیتے ہیں، اس میں یہ ہوتا ہے جی کہ تعلیم: خواندہ ہو۔ اس پہ ان کے پاس سینکڑوں درخواستیں آ جاتی ہیں، پھر مطلب ہے یہاں پہ جو مسئلہ ہوا ہے، وہ یہ ہوا ہے کہ انہوں نے ان سے Race کروائی ہے، اس میں کوئی آٹھ نو بندے بے ہوش ہوئے ہیں اور اس میں وہ ہسپتالوں تک گئے ہیں۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ ایک سے چار تک جو طریقہ کار ہے، صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ Without advertisement ان کے پاس یہ اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ ان کو اپوائنٹ کر سکتے تو سر، میری گزارش یہ تھی کہ اگر ان کے پاس اختیار ہے، ایک تو ہم پر پریشر بن جاتا ہے کہ جی تین پوسٹیں ہیں، Advertised ہیں اور پھر کوئی بے ہوش ہو جاتا ہے، ایک کام میں نے یہاں تک سنا تھا، میں نے وی سی صاحب سے پوچھا، انہوں نے ان کا وزن کرایا تو میں نے کہا جی کہ آپ ان کو Space میں بھیج رہے ہیں کہ آپ اس کا وزن کر رہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ یار میرے پاس سکریٹنگ کا اور کیا طریقہ تھا؟ تو میں نے کہا جی کہ آپ ہمارے لئے مشکلات بنا رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ مناسب سمجھیں تو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس پہ سفارشات آئیں۔

Mr. Speaker: Ji honourable Law Minister Sahib, on behalf of Education Minister.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں تمام ڈاکو منٹس ہم نے Provide کر دیئے ہیں، اس لسٹ میں ہم نے ان کو یہ بھی کہا ہے بلکہ اس لسٹ میں چھپا ہوا ہے اور Attested copies ہیں کہ سنڈیکٹ نے جو اپوائنٹمنٹس کی ہیں، اس کی علیحدہ وہ ہے، اس کے اوپر لکھا

ہوا ہے کہ BPS-17 & 18 اس کی تفصیل ہے، اس کے بعد جو Internal Committees ہیں، جو Lower appointments ہیں تو وہ ساری تفصیلات ہیں، اگر ان کو کوئی اعتراض ہے، کوئی غلطی ہوئی ہے، کوئی Illegal appointment ہوئی ہے تو یہ Identify کریں، Otherwise، جو ہے، بد قسمتی سے پہلے بھی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ساتھ ان کی تھوڑی بہت مشکلات ہیں اور پہلے بھی ایک تحریک استحقاق جمع کرائی گئی اور پھر میں نے کافی کوشش کی تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو مطلب ہے As such اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ قابل اعتراض ہو اور کوئی Illegal appointment ہوئی ہو، کوئی غلط کام ہوا ہو۔ ابھی ایک وائس چانسلر ہیں، وہ میرٹ کے اوپر اپوائنٹمنٹس کر رہے ہیں اور ہر چیز ان کی ٹھیک ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس ایشو کو، بلکہ میں ریویسٹ کروں گا کہ اگر آپ یہ لے لیں، مطلب ہے اس پر آپ Press نہ کریں کمیٹی کو تو میں شکر گزار ہوں گا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا کہ 15 سے 16 تک کیلئے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے، 17 سے اوپر سنڈیکیٹ ہوتا ہے، مطلب ہے ان کی Scrutiny کی جاتی ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک سے چار تک جو ہوتے ہیں، وہ تو Without advertisement ہو سکتے ہیں، جب یہ اپنے لئے مسائل بنا لیتے ہیں، مطلب ہے اخبار میں انہوں نے اشتہار دیا ہے کہ آپ کی تعلیم خواندہ ہو تو پھر کس قانون کے تحت یہ سکریٹنگ میں ان کو وہ کر دیتے ہیں؟ اس بنیاد پر کہ آپ Race میں رہ گئے تھے، اس بنیاد پر کہ آپ کا وزن پورا نہیں ہے اور کیا ان کو خلائی مشن پر بھیجا جا رہا ہے کہ اس بنیاد پر ان کی سکریٹنگ ہو؟ اگر آپ نے لینے چار ہیں تو آپ سو کو دوڑاتے کیوں ہیں؟ میری یہ گزارش ہے کہ ایک سے چار تک اور یہ اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہے تو یہ جو صفحہ 43 ان کا ہے، اس پر انہوں نے Negative marking، یہ جی کوئی ETEA کا ٹیسٹ ہو رہا ہے کہ آپ ان کی Negative marking کر رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس سلسلے میں گورنمنٹ کا کھلم کھلا نوٹیفیکیشن ہے، واضح نوٹیفیکیشن ہے کہ ایک سے چار تک جو اپوائنٹمنٹس ہونگی، وہ ڈیپارٹمنٹل کمیٹی کے ذریعے ہونگی اور وہ بھی، مطلب جہاں پہ ایمپلائمنٹ کیلکیشن ہے، وہ ایمپلائمنٹ کیلکیشن سے ایک سرٹیفکیٹ لائیں گے کہ اس کے ساتھ کوئی

وہ نہیں ہے، مطلب ہے کہ اس کو نوکری نہیں ملی ہے تو وہ سرٹیفکیٹ لگا کے اس کو سروس دی جائے گی اور کوئی سکریٹنگ ٹیسٹ، کیونکہ اس میں تو سکریٹنگ ٹیسٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ جہاں پرائیپلائمنٹ ایکٹیو نہیں ہے، اس میں لکھا ہے کہ جس ضلع میں ایمپلائمنٹ ایکٹیو نہیں ہے، وہاں پر وہ اخبار میں ایڈورٹائزمنٹ دے سکتے ہیں لیکن جہاں پرائیپلائمنٹ ایکٹیو ہے، وہاں پر پھر اخبار میں ایڈورٹائزمنٹ کی ضرورت کیا ہے، وہ تو خود اپنے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے نوٹیفیکیشن کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عنایت خان، اودریبرہ یو منٹ، دا عنایت خان جی، سپلیمنٹری کوئسٹن، عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سے چار کا Criteria کیا ہے، مطلب Set rule کیا ہے؟ یہ تو ہم کہہ رہے ہیں کہ دوڑ لگانا اس میں ضروری ہے، جس طرح اسرار خان نے کہا باچھ کلے آنے چاہئیں سر، کوئی قانون تو ہوگا؟ منسٹر صاحب قانون کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی سر۔ میرے خیال میں Basically یہ کلاس فور کا مسئلہ ہے اور میں یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کا یہ مسئلہ میں طریقے سے حل کروادونگا، باقی Criteria اس کا یہ ہے کہ آپ کو میں بتاؤں کہ ہمارے جو Fundamental rights ہیں، ان میں یہ شامل ہے کہ کوئی جاب یعنی کسی ایم پی اے یا کسی ایم این اے کی Recommendation پر اگر ہوتی ہے تو That is illegal، یہ آپ کے آئین کے خلاف ہے۔ نوٹیفیکیشن اگر کوئی ایشو ہوا ہے، وہ بھی اگر چیلنج ہو تو وہ بھی غلط ہو گا لیکن ایک سسٹم اس وقت کلاس فور کا چل رہا ہے، اگر اس کا سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے کبھی نوٹس لے لیا تو یہ جو Prerogative ہے ایم پی ایز کا، یہ بھی جاتا رہے گا تو بات یہ ہے کہ تھوڑا بہت تو اس کو دیکھیں گے کہ کہیں اندھانہ ہو، بہرہ نہ ہو، کانا نہ ہو، اگر ابھی بالکل یعنی تھوڑا سا تو اس کو دیکھیں گے ناکہ صم بکم، سپیشل سیٹس کا تو کوٹہ ہوتا ہے نا، 2% کوٹہ ہوتا ہے، ابھی ایک آدمی کو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ چوکیدار لگاؤ اور وہ بالکل ہی، Completely disable ہے تو تھوڑا بہت تو اس کو دیکھنا پڑے گا۔

جناب عنایت اللہ حدون: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ قانون کے مطابق یہ کام ہمارا نہیں ہے، جب یہ کام ہمارا نہیں ہے تو پھر یہ کام ہم سے کیوں کروا رہے ہیں؟ ہم تو خود اس اسمبلی میں کہتے ہیں کہ پوسٹنگ ٹرانسفر اور جاب ہمارا کام نہیں ہے، ہم سے اختیار لیں، یہ ہمیں خود طریقہ سکھا رہے ہیں کہ یہ کام کریں۔

وزیر قانون: سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے جی کہ ہر چیز کو ایڈورٹائز، ہر سرکاری پوسٹ ایڈورٹائز ہونی چاہیے تاکہ ہر آدمی کو Equal opportunity of employment provide کی جائے اور لوگوں کے نوٹس میں ہو کہ ایک Job offer کی جارہی ہے، اس پر اپنی Ability کے مطابق آئیں اور میرٹ پر ہو لیکن ایک سلسلہ اس وقت چل رہا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے میرٹ پر ہوتا ہے؟

وزیر قانون: جی؟

جناب سپیکر: کبھی میرٹ پہ ہوا ہے؟

وزیر قانون: آپ کے حلقے میں ضرور ہوا ہو گا جی۔ (تہقنہ)

جناب سپیکر: نہیں، یہ کلاس فور کبھی میرٹ پر ہوئے ہیں اور ان کی میرٹ کیا ہے؟

وزیر قانون: نہیں، میں اس کا وہ کر لوں گا جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! او درپرہ، میاں صاحب بہ لڑ صفا او وائی۔

وزیر اطلاعات: داسے دہ جی، ڈیرہ ئے پیچیدہ کوئی مہ، ڈیر پہ حیا ء عزت کنبے کار روان دے او داسے خہ غت شکایت نشتہ۔ دا دوئی چہ کومہ خبرہ کوی، واقعی د سکریننگ، د دے خو ضرورت نشتہ دے او چہ دا خنگہ پہ عزت کنبے کار روان دے نو پہ عزت کنبے سر تہ رسول غواہی۔ د ہر خیز نہ برغولے او چتول ہم خوند نہ کوی خو چہ کومو ملگرو تہ شکایت دے، پکار دہ چہ شکایت ئے لڑے شی او د ہغوی کاراوشی۔

جناب سپیکر: اقبال دین فنا صاحب، جناب اقبال دین فنا صاحب۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس اس کا یہ Chapter close ہو گیا جی، دوسرا اس پہ آجائیں۔ اقبال دین فنا

صاحب۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ان کا آپ کرتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، قلندر خان لودھی صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہم مشکور ہیں چیف منسٹر کے، انہوں نے کہا کہ کلاس فور کی جو اپوائنٹمنٹس ہیں، یہ ایم پی اے کی Concent سے ہونگی تو اس میں میں نے بھی ایک غلطی کی اور میں نے اس میں اپنے محلے کا ایک یتیم بچہ، میں نے ان کو کہا کہ اس کو ہیلتھ میں اپوائنٹمنٹ کریں، اس کو میں نے ہی نہیں کہا بلکہ میرے سیکرٹری نے بھی کہا، اس کے بعد منسٹر صاحب نے بھی کہا اور اس کے بعد چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا۔ ای ڈی او اپنے زور پر کسی اور سیاسی آدمی کو سپورٹ کرنا چاہتا تھا اور اس نے ایک سفید کاغذ پر دوسرے لڑکے سے Application لی اور اس کو اس نے بھرتی کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ اس کو میں نے چیف منسٹر صاحب سے کینسل کرایا تو اس ای ڈی او نے اس لڑکے کو ہائی کورٹ میں بھیج دیا اور اس کیس پر میرے چھ آٹھ مہینے لگ گئے، میں نے اس کیلئے وکیل کیا اور آٹھ تاریخ کو شکر ہے کہ انہوں نے میری ایم پی اے شپ کو 'سپنڈ' نہیں کیا، اس کو میرے خلاف بھی دے دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے آدمی کو اس نے بھرتی کر دیا اور جو Embarrassing میری ہوئی ہے تو مہربانی کر کے اس پاور کو ہم سے واپس لے لیں کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی اختیار ہے اور ہم کلاس فور کو بھرتی کر سکتے ہیں لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ چونکہ ہمیں اتنا خطرہ ہو جاتا ہے کہ کہیں اسمبلی کی سیٹ ہی سے Unseat نہ کرادیں تو جناب سپیکر، اس میں یہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جی اقبال دین فنا صاحب، اقبال دین فنا صاحب۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ ایشو ایسے ہیں نا اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! کہ آپ کو بھی خبر ہے، سب کو خبر ہے کہ بس طریقے طریقے سے سسٹم کو چلانا ہے۔ آپ کو بھی صحیح پتہ ہے، مجھے بھی صحیح پتہ ہے اور میاں صاحب کی بات ہے کہ 'برغولے' نہ اٹھائیں۔ اقبال دین فنا صاحب، اقبال دین فنا صاحب، موجود نہیں ہیں۔

جناب وجیہ الزمان صاحب، وجیہ الزمان خان، موجود نہیں ہیں۔ Again وجیہ الزمان خان، موجود نہیں ہیں۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر 31۔

* 31 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹیکسٹ بک بورڈ کلاس اول سے ڈگری کلاسز تک سائنس، آرٹس اور تمام مضامین کی کتابوں کی چھپائی مختلف پرنٹر/پبلشرز سے کرتا ہے جس کی چیئر مین بورڈ منظوری دیتا ہے اور چیئر مین بورڈ چھپائی کیلئے صرف اپنی مرضی استعمال کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ کام کیلئے باقاعدہ ٹینڈر کیا جانا چاہیے، اگر جواب نفی میں ہو تو بتایا جائے کہ چھپائی کیلئے کون سا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے؛

(ii) چھپائی کا طریقہ کار تبدیل کر کے گورنمنٹ کے قواعد و ضوابط کے تحت ٹیکسٹ بک بورڈ کتابوں کی چھپائی کا ادارہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) درست نہیں ہے۔ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بورڈ این ڈبلیو ایف پی ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس 1971 کے تحت جماعت اول سے جماعت بارہویں تک کتب چھاپتا ہے۔ جماعت اول سے دہم تک کتابیں بذریعہ پرنٹرز چھپوائی جاتی ہیں۔ جماعت گیارہویں اور بارہویں کی کتابیں بذریعہ پبلشرز چھپوائی جاتی ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے کہ چھپائی کی منظوری چیئر مین دیتا ہے۔ چھپائی کیلئے ہر سال ایک ایلوکیشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس کی سفارشات کی روشنی میں بورڈ منظوری دیتا ہے۔

(ب) (i) چھپائی نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی اینڈ پلان آف ایکشن کے تحت کی جاتی ہے، جس کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور موزوں پبلشرز منتخب ہو کر کتابیں تیار کی جاتی ہیں اور پالیسی کے تحت ان کی چھپائی کی جاتی ہے۔ پالیسی کی نقل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) بورڈ کتب کی چھپائی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا، حالیہ 18th amendment کے تحت مرکزی حکومت نے تعلیم کے شعبے کو صوبائی حکومت کو تفویض کیا ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے صوبائی حکومت ضروری اقدام کر رہی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، زہد جواب نہ مطمئن یمہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ بل سوال ستاسو دے جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، دویم سوال جی۔
 ملک قاسم خان خٹک: کونسن نمبر 32۔
 جناب سپیکر: جی۔

* 32 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) حکومتی پالیسی کے مطابق ساٹھ سال اور میڈیکل بورڈ پر ریٹائرڈ ہونے والے کلاس فور ملازمین کے بچوں کیلئے بھرتی میں %25 فیصد کوٹہ مختص ہے جس پر حکومت عمل پیرا ہے؛
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ خان ولی اور مردان شاہ ساکنان کرک محکمہ تعلیم سے بحیثیت کلاس فور 1998 میں ریٹائرڈ ہو چکے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پالیسی کے مرتب ہونے سے تاحال ضلع کرک میں Retired Son Quota میں کتنے افراد بھرتی کئے جا چکے ہیں؛

(ii) خان ولی اور مردان شاہ کے بچوں کی سیناریٹی لسٹ میں کیا پوزیشن ہے۔ حکومت ان بچوں کو کب تک بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔ خان ولی محکمہ تعلیم سے بحیثیت کلاس فور ملازم ریٹائر ہو چکا ہے جبکہ مردان شاہ 1998 سے بہت پہلے ریٹائر ہو چکا ہے۔

(ج) (i) پالیسی کے مرتب ہونے سے تاحال ضلع کرک میں Retired Son Quota میں 97 افراد بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

(ii) خان ولی کا بیٹا فی الوقت میرٹ لسٹ میں سر فہرست ہے۔ کلاس فور پوسٹ کی دستیابی پر خان ولی کے بیٹے کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں مردان شاہ کا ایک بیٹا عمر آیز خان مردان شاہ کے ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ تعلیم میں بطور کلاس فور بھرتی ہو چکا ہے۔ ہیڈ ماسٹر جی ایچ ایس خوشکی ضلع کرک کا

دستخط شدہ اپوائنٹمنٹ آرڈر بحوالہ چٹھی نمبر 350-55 dated 16-01-1988 Enddst: No. 350-55 dated 16-01-1988
 ملاحظہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: پہ دیکھنے بل خہ سوال شتہ، سپلیمنٹری؟

ملک قاسم خان خٹک: جی بالکل شتہ۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، دلته کبے زمونہ کوئسچن دغہ دے، اخری جز (ii) چہ " خان ولی اور مردان شاہ کے بچوں کی سینارٹی لسٹ میں کیا پوزیشن ہے۔ حکومت ان بچوں کو کب تک بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟" نو جواب دوئی ور کوی جی چہ " خان ولی کا بیٹا الوقت میرٹ لسٹ میں سرفہرست ہے۔ کلاس فورپوسٹ کی دستیابی پر خان ولی کے بیٹے کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں مردان شاہ کا ایک بیٹا عمر آ یا خان مردان شاہ کے ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ تعلیم میں بطور کلاس فور بھرتی ہو چکا ہے، کاپی لف ہے " جناب والا، زہ منسٹر صاحب تہ دا ریکویسٹ کوم چہ دا خان ولی والا میرٹ لسٹ بہ د کلہ پورے اندازاً دغہ وی، ہغہ د اوسہ پورے، پوسٹونہ ہلتہ کبے Vacant دی، اپوائنٹمنٹس کیبری لگیا دی۔ آیا پہ دغے اپوائنٹمنٹس، منسٹر صاحب پخپلہ ای پی او راغبنتے دے، ہغہ خپل انستیکشنز ور کوی، اوس د کلاس فور خبرے اوشوے نو Reference د ایم پی اے وئیلے شی خو زہ دا وئیلے شم چہ زما پہ حلقہ کبے 26 اوس مخکبے بھرتی شوی دی او پہ ایجوکیشن کبے د اوسہ پورے د ایم پی اے ہیخ قسم تہ دا خبرہ نشتہ چہ د ہغوی پہ Recommendations باندے خبرہ کیبری۔ زہ د خپل کرک خبرہ کوم، لکہ خہ رنگ چہ لودھی صاحب او وئیل، دا نمونہ چہ دا کومہ کاپی ئے لگولے دہ د مردان شاہ، عمر آ یا ز، دا بالکل جعلی دہ۔ د عمر آ یا ز داسے دہ چہ زمونہ سرہ ئے پہ دوہ سوہ قدم کبے کور دے، زمونہ د خپل کور سرہ او د کوم آرڈر کاپی ئے چہ لگولے دہ، زہ دا بالکل د منسٹر صاحب پہ علم کبے راولم چہ دا بالکل بوگس دہ، دا سرے اوسہ پورے نہ دے بھرتی، دا غریب بے روزگارہ گرخی۔ او گورئی مردان شاہ مہر شو، ن چہ کوم دے ہغہ پہ حقیقی خائے کبے دے، دوئی چہ د چا جواب ور کرے دے، دوئی د منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تاسو وایی چہ بھرتی نہ دے؟

ملک قاسم خان خٹک: نہ دے بھرتی، دابوگس آرڈر دے جی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔ جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب، دائے دے ہاؤس تہ غلط انفارمیشن ورکری دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔

ملک قاسم خان خٹک: او دغہ نمونہ خان ولی والا، دا زہ Personally پیژنم، زمونر د

کلی دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دے بھرتی؟

ملک قاسم خان خٹک: نہ دے بھرتی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ ملک قاسم

صاحب چہ خنگہ خبرے کوی، دا دوہ کلاس فور چہ دی، ہغہ ریتائرڈ دی او دا

حقیقت ہم دے چہ 25%، پینخویشٹ فیصدہ حصہ چہ دہ دا د ریتائرڈ ملازمینو

کو تہ وی۔ پہ دے تیرہ ہفتہ کبے ای پی او کرک ما راغوبنتے وو، اوس ہم پہ

کرک کبے ڈیر پوسٹونہ خالی دی، ما ہغوی تہ دا خبرہ کرے وہ چہ اول کوم

Retired Son Quota دہ، Deceased کو تہ دہ، Disable دی یا لینڈ ڈونرز دی،

ہغہ بہ بالکل مخکبے کوئی۔ دا کوم یو ہلک چہ دوئی یادوی، خان ولی،

ڈیپارٹمنٹ ورتہ ہم دا خبرہ کرے دہ چہ انشاء اللہ پہ دے اپوائنٹمنٹ کبے بہ پہ

و پرومبی، پہ Priority باندے بہ دا خان ولی چہ کوم ریتائرڈ دے، د ہغہ خوئے بہ

بھرتی کیری۔ دا دویمہ بھرتی چہ دوئی چیلنج کوی او دوئی وائی چہ دا بوگس

دہ۔ بہر حال دا خو ملک قاسم نوے خبرہ او کرہ او زما یقین دا دے چہ دا زمونر د

ڈیپارٹمنٹ د پارہ ڈیرہ زیاتہ د حیرت خبرہ دہ، کہ چرے داسے نہ وہ او

ڈیپارٹمنٹ مونر لہ غلط جواب را کرے وی نوزہ ملک صاحب لہ دا یقین دھانی

ورکوم چہ انشاء اللہ د ہغوی خلاف بہ مونرہ سختہ کارروائی کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ دا پہ Breach of Privilege کہنے راخی، فرض کرہ کہ داسے، اول خو منسٹر صاحب بہ پرے بنہ ایکشن واخلی، کہ نہ وی نو بیا بہ پرے۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! زہ حق محفوظ ساتم او زہ امید لرم جی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر؟

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر، بل جی؟

ملک قاسم خان خٹک: کونسچن نمبر 33۔

جناب سپیکر: جی۔

* 33 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ ہر سال کتابوں کی چھپائی کیلئے ہزاروں میٹرک ٹن کاغذ خریدتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ نے کس کس کوالٹی کا کاغذ کتنی مقدار میں خریدا ہے، ہر ایک کے نرخ کی الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا کاغذ کی خریداری کیلئے زائد ادائیگی کی گئی ہے، اگر ہاں، تو اس کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں کا ریکارڈ درجہ ذیل ہیں:

تعلیمی سال	مقدار میٹرک ٹن	نرخ فی میٹرک ٹن	کوالٹی
2009-10	10000	67,500/- روپے	عمدہ
2010-11	10000	75,600/- روپے	عمدہ
2011-12	5000	79,000/- روپے	عمدہ

(ii) کاغذ کی خریداری کیلئے کوئی زائد ادائیگی نہیں کی گئی ہے۔ ادائیگی متعلقہ کمیٹی کے منظور کردہ نرخ اور ایگریمنٹ کے مطابق کی جاتی ہے۔

Mr.Speaker: Ji any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: بیرہ جی پہ دیکھنہ سپلیمنٹری نشتنہ، بس زہ مطمئن یمہ۔

جناب سپیکر: تھینک یوجی۔ خوشدل خان صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جز (ب) پر آپ ذرا نظر ڈالیں تو ایک تو یہ ہے کہ میں کہتی ہوں کہ یہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ اس وقت کا ریٹ معلوم کیا جائے جو کاغذ کی خریداری ہوئی ہے، وہ 67,500/- پر ہوئی ہے۔ آپ دیکھیں 2010-11 میں 75,600/- پر دس ہزار ٹن لیا گیا ہے جبکہ 2011-12 میں ڈبل قیمت ہو گئی، 5000 ٹن کی 79,000/- ہو گئی تو اتنا بڑا Gap کہاں سے آگیا؟، ڈبل سے ٹرپل یہ ہو گیا ہے تو یہ آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس کی انکوائری ہو جائے کہ اس وقت کا ریٹ کیا تھا، مارکیٹ ریٹ کیا تھا اور انہوں نے کس ریٹ پر لیا ہے؟

جناب سپیکر: قیمتیں بڑھ رہی ہیں نابی بی، ہر چیز کی بڑھ رہی ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر! یہ آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چہ بی بی دے تہ برہ نہ دی کتلی۔ دا چہ کوم ریٹس دی، دا Per metric ton دی۔ دوئی دا خیال دے چہ گنی پینخہ زرہ میٹرک تین کاغذ پہ دے باندے شوے دے، دا داسے نہ دہ۔ دا خو قیمت تہ کہ تاسو برہ او گورئی نو دا Per metric ton دے، دہغے قیمت دے او ظاہرہ خبرہ دہ چہ قیمتونہ مخکبے خئی نو دہغے پہ وجہ باندے دا داسے دے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! پہ یو کال کبے دس ہزار تین چہ دے نو ہغہ پہ 75,000/- باندے دے او پہ بل کال کبے پانچ ہزار تین چہ دے، ہغہ پہ 79,000/- باندے نو دا دہبل نہ زیات شو، دا خوداسے نہ شی کیدے چہ پہ یو کال کبے دہبل نہ زیات ریٹ اوخیژی، خہ حدہ پورے بہ خیژی خو دومرہ زیات بہ ہم نہ خیژی، پہ دے زما Objection دے سر۔

جناب سپیکر: بی بی! غلط سوال کوئے نو دا زہ ورتہ گورمه چه په 75 او 79 کبنے د خلورو زورو پو فرق دے۔

محترمہ نور سحر: نرخ ته او گورئی؟

جناب سپیکر: نرخ فی میٹرک ٹن۔

محترمہ نور سحر: جناب، په دس هزار او په پانچ هزار کبنے لږ فرق او گورئی چه هغه دس هزار میٹرک تن دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه Quantity ده، Quantity ده، لږ بره پرے او گوره۔

محترمہ نور سحر: دا Quantity کمه شوه کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، آزیبل ڈپٹی سپیکر خوشدل خان صاحب۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا کونسچن بنه Read کره نو بیا پرے مخکبنے ځی جی۔ خوشدل خان صاحب، سوال نمبر؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر، کونسچن نمبر 41۔

جناب سپیکر: جی۔

* 41 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر اعلیٰ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 10 پشاور میں سال 2002 سے لیکر اب تک مختلف پرائمری سکولز اور مڈل سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) جو پرائمری سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز سکولوں کے تعمیراتی کام کے متعلق بھی تفصیلات فراہم کی جائیں کہ کتنے سکولوں کا کام مکمل ہوا ہے اور کتنے زیر تعمیر ہیں؛

(ii) جو مڈل سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان کی بھی مکمل تفصیل بمعہ تعمیراتی کام کی پوزیشن فراہم کی جائے کہ کتنے سکولوں کا کام مکمل ہوا ہے اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) حلقہ پی کے 10 پشاور میں سال 2002 سے لیکر اب تک کل چھ پرائمری سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں، جن میں دو مکمل ہیں، ایک تکمیل کے مراحل میں ہے اور باقی تین نامکمل ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of School	Status
01	GGCMS Mattani	Staff sanctioned
02	GPS.Garhi Mumtaz	Saff sanctioned
03	GGPS Khawadakhel	Work in progress
04	GGPS.No.3 Azakhel	Finishing
05	GGPS No.2.Surzai	Flooring in progress
06	GPS Garhi Fazai Rehaman	PC-1 Submitted

(ii) حلقہ پی کے 10 پشاور میں سال 2002 سے لیکر اب تک کل سات مڈل سکولز اپ گریڈ ہوئے ہیں، جن میں تین مکمل ہیں، دو تکمیل کے مراحل میں ہیں اور باقی نامکمل ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Name of School	Status
01	GGMS.Pasani	Staff sanctioned
02	GMS.Nak Band	Staff sanctioned
03	GMS.Garhi Chanata	Staff sanctioned
04	GMS Surzai Payan	Finishing
05	GGMS Khadakhel	3 rooms/structure in progress
06	GGMS Surezai Bala	Finishing
07	GMS Garhi Muhad: Gul	PC-1 Submitted.

Mr. Speaker: Ji any supplementary?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): یس۔ جناب عالی، یہ جو انہوں نے انفارمیشن سپلائی کی ہیں، Reply دیا ہے، That is not clear۔ آپ دیکھ لیں، ہمارا سریل نمبر ون، Name of School, GGCMS Mattani, Staff sanctioned, GPS Garhi Mumtaz, Staff sanctioned. No document has been supported یہ پتہ نہیں ہے Day after yesterday, I visited this school۔ اب یہ جو انہوں نے لکھا ہے گھڑی ممتاز، I visited this school، یہ میرا گاوں ہے، یہ بھی نہیں کہ حلقے کی بلکہ گاؤں کی بات کرتا ہوں۔ اسی طرح تمام میں جتنا بھی سٹاف Sanctioned ہے، اس میں کوئی Documentary proof نہیں ہے، کوئی نوٹیفیکیشن انہوں نے Attach نہیں کیا ہے،

لہذا میں منسٹر صاحب سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں اور ہاؤس کو بھی کہ اس کو Committee concerned کو ریفر کیا جائے تاکہ ہم اس کو Thrash out کر لیں۔ اب خاص کر یہ گھڑی ممتاز۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ کوئی سٹاف Sanctioned نہیں ہے۔
 جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ابھی پی سی فور بھی تیار نہیں ہوا ہے اور پی سی فور اس وقت تیار ہو گا جب Handing and taking over ہو جائے جب وہ ان کو Handover کر دیتے ہیں۔
 جناب سپیکر: تھوڑا سا سن لیں گے کہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، تو اس کو کمیٹی کو ریفر کرائیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھنے آئیے۔
 ڈپٹی سپیکر صاحب د بھوت سکولونو خبرہ ہم کرے دہ جی او زما خیال دے چہ
 پہ دوہ سکولونو باندے زہ آن ریکارڈ یمہ چہ میاں صاحب خہ وخت منسٹر وو نو
 ہغہ وخت ہم ما وٹیلی وو، بیا د ہغے نہ پس ہم وٹیلی وو او پہ ہغے باندے ما نن
 ہم دای ڈی او پیسنور سرہ خبرہ کرے دہ جی۔ گھری مانی خیلو کنبے جی زمونہ
 دوہ سکولونو دی پرائمری، د جینکو سکولونو دی۔ یو سر، پہ 1990 کنبے جوڑ
 شوے وو او بل پہ 1993 کنبے۔ پہ ہغے کنبے سر، ٹول اوسہ پورے ہغہ پرائمری
 فنکشنل نہ دی جی او چہ کوم لینڈ ڈونرز دی، د ہغوی ور کنبے کورونہ دی،
 خاروی ور کنبے تری۔ زما کوٹسچن چہ دے، ہغہ دا دے چہ اوسہ پورے پہ درے
 خلور کالہ کنبے خو ہغہ مونہرہ فنکشنل نکرل خو پہ دغہ خائے کنبے پہ داسے
 سیچویشن کنبے چہ کلہ لینڈ اونرز پہ ہغے باندے قابض وی نو د ایجوکیشن
 ڈیپارٹمنٹ پروسیجر خہ دے چہ ہغہ بہ Forcefully vacate کوی، د دوئ
 پروسیجر خہ دے؟ ما نن ہم دای ڈی او سرہ خبرہ کرے دہ، پہ ہغے کنبے یو لینڈ
 چہ دے، یو سکول، ہغہ ما تہ کلی والو او وٹیل چہ ہغہ خرخ شو جی، ہغہ
 سکولونو خرخ شوی دی او پہ ٹول کلی کنبے د جینکو پرائمری سکول نشتہ خکہ

چه هغه دوه قابض شوی دی نو جناب، زه به د دے معلومات او کرم چه د دے
پروسیجر خه دے؟

جناب سپیکر: اودریری جی۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: Thank you, Mr. Speaker۔ جناب والا، څنگه چه ثاقب خان
او دوی ذکر او کړو خوشدل خان صاحب د دے سکولونو نوډیر سکولونه جناب
والا، زمونږ په حلقه کبے هم داسے دی، دیو سکول به خصوصی طور باندے زه
ذکر کوم چه کوم اوس زما په نوټس کبے هم دے او ما ته پته هم ده، هغه اتحاد
کالونی کبے دے۔ تیر شوی گورنمنټ جناب والا، هغه جوړ کړے وو او تر اوسه
پورے د فنانس نه د هغه Sanction نه دے راغله او داسے ډیر سکولونه دی
چه د هغه Sanction اغستل د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ذمه داری وی خو
ایجوکیشن ډیپارټمنټ دا ذمه داری په لینډ اونرز یا په لینډ ډونرز باندے پریردی
چه ته خه، ته منډے وهه او ته د دے Sanction راواخله نو په دیکبے کم از کم
څلور پینځه سکولونه زما په حلقه کبے داسے پراته دی چه بلډنگ جوړ شوی
دے for the last four five years، نه هغه ته هغه ستاف راغے، نه هغه ته هغه
فرنیچر راغے او نه ورته ستوډنټان راغلل؟

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب، آزریبل منسٹر صاحب، آزریبل منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس دے جی، دا یو خبره ده۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: گوری تاسو به د نوی سکولونو نومونه اخلی، د نوی سکول به د

هغوی سره ریکارډ نه وی، هم هغه خبره به وی نو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریبرہ، کہ دا کمیٹی تہ خی نوبیا بہ پرے ہلتہ بحث او کړئ کنہ۔
جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، زما پہ حلقہ کبنے ہم داسے سکولونہ
 شتہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ Related نہ دے، دلته ئے نمبر، د دے جواب نہ شی ور کولے۔ جی۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ډپٹی سپیکر صاحب چه کومه خبرہ او کړہ، تاسو دا سپورٹ کوئ
 کہ جواب ور کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب، زہ خودا گنرم چه ډپٹی سپیکر
 صاحب چه کوم سوال راپورته کړے دے او د دوی دا خواهش دے چه دا د کمیٹی
 تہ لارشی نو بالکل ما تہ پرے ہیخ اعتراض نشته چه کمیٹی تہ د لارشی خوثاقب
 خان او بہادر خان چه کومه خبرہ پورته کړے دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د بھوت سکولونو وروستو راروان دے، پہ بل سوال کبنے بہ د
 دے جواب ور کړئ۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: خہ صحیح دہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Khushdil Khan Sahib, Question No?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سوال نمبر 42۔

جناب سپیکر: جی۔

* 42 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر اعلیٰ بلینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ
 کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 10 پشاور میں گرلز و بوائز پرائمری سکولز موجود ہیں اور مذکورہ
 سکولوں میں تمام پوسٹوں پر اساتذہ تعینات ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں بھوت سکولز بھی موجود ہیں؛
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
 (i) تمام سکولوں کے نام بمعہ مکمل پتہ (جہاں سکول واقع ہے) کی تفصیل فراہم کی جائے؛
 (ii) مذکورہ سکولوں میں کتنی پوسٹوں پر اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور کتنی پوسٹیں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛
 (iii) حکومت مذکورہ بھوت سکولوں کو کب تک کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حلقہ پی کے 10 پشاور میں گرلز بوائز پرائمری سکولز موجود ہیں اور چند سکولوں میں چند پوسٹوں پر اساتذہ تعینات نہیں ہیں۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ حلقہ میں کوئی بھوت سکول موجود نہیں ہے۔

(ج) (i) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) اس کی وضاحت جز (ب) کے جواب میں کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: داہغہ بھوت سکولونہ والا دے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): نہ جی، دا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): یس سر۔ جناب عالی، اس میں انہوں نے جو بتایا ہے، ہمارے گورنمنٹ پرائمری سکول جتنے ہیں، وہ ٹوٹل بڈھ بیر سرکل میں آتے ہیں، اس میں ابھی تک Thirty three vacant ہیں، پھر تین سرکل میں تقریباً 77 انہوں نے وہ کیا ہے، ان دونوں کو جب Sum up کریں تو 110 پوسٹیں خالی ہیں صرف ہمارے بوائز سائڈ پر، تو میں وزیر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اگر وہ Concerned ڈیپارٹمنٹ اور Concerned ایڈوکیٹ کو ڈائریکشن دے دیں کہ آخر ابھی امتحانات آرہے ہیں، اب چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں، سکولز شروع ہو گئے ہیں اور اگر 110 پوسٹیں خالی ہیں صرف پرائمری سکولز میں بوائز سائڈ پر تو پھر ان کی پڑھائی کیا ہوگی؟ یہ ایک حلقہ کی بات کی ہے، حلقہ پی کے

10 کی بات کر رہا ہوں، شاید اسی طرح پی کے 11 میں بھی خالی ہوں، آپ کے حلقے میں بھی خالی ہوں تو ابھی اس میں اپوا نمٹنٹس کیلئے وہ ڈائریکشنز دے دیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ابھی وہ یہ فعال نہیں کرتے، یہ پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفرز کی جو پالیسی ابھی آئی ہے، ایکٹ جو آیا ہے تو عبدالاکبر خان! لوکل بھرتی نہیں ہو سکتی اس کیلئے؟

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سر! اس پر میں بات کرنے والا ہوں کہ اس میں کچھ Confusion ہے، اس پہ میں بعد میں بات کرونگا۔ اسی طرح اگر آپ دیکھ لیں، اب انہوں نے جو Statement دی ہے فیمل سائڈ پر تو اس میں جناب، آپ دیکھ لیں پیج نمبر 5، اس میں ریفر کیا ہے پیج 5، پیج 4 پر سر، یہ سیریل نمبر 3 آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں، GGPS Ghari Wakillan، اب اس میں Sanctioned posts دو ہیں، Number of working teachers one ہے، Vacant post nil ہے اور آگے Remarks میں یہ لکھ رہے ہیں کہ One working in other school۔ اب مجھے یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ Other school میں کیوں کام کر رہی ہے؟ آیا یہ سکول بند ہے، آیا Damage ہوا ہے، کیا وجہ ہے؟

is given in this reply تو اب یہ Confusion ہے۔ اب آپ سیریل نمبر 14 پہ آجائیں، GGPS Mera Surezai، اب یہاں پر Sanctioned posts ہیں دو، Number of teachers one، اس میں Vacant نہیں لکھا ہے اور Working in other school۔ اب بات یہ ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب کو بھی پتہ ہے، ہماری پالیسی یہ ہے کہ ایلیمنٹری ایجوکیشن ہمیں جو وہ دے دیتے ہیں تو اس میں دو کمرے، ایک برآمدہ، دو ٹیچرز اور ایک چوکیدار ہوتا ہے، یہ ہماری ایلیمنٹری ایجوکیشن میں پرائمری سکول کا وہ ہوتا ہے۔ اب یہ یہاں کہہ رہے ہیں کہ ایک ٹیچر، یعنی دو کی بجائے ایک ٹیچر اور ایک ٹیچر بھی کسی اور جگہ پر کام کر رہی ہے۔ اب یہ وجہ نہیں بتا رہے کہ کیوں وہاں پر شفٹ کی گئی ہے، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سکول بند ہے؟ ایک پرائمری سکول پر آج کل ہمارا خرچہ جو ہوتا ہے، اس پہ 35 لاکھ سے لیکر 45 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں اور اتنا پیسہ ہم خرچ بھی کر لیتے ہیں، ہم اپوا نمٹنٹس بھی اس میں کر لیتے ہیں اور پھر وہ بند ہو جاتا ہے تو اس میں کیا ہم وہ پالیسی جو ہم بنا رہے ہیں، میں منسٹر صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ جتنی کاوش وہ کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ اس سسٹم کو ٹھیک کر لیں، اس سسٹم میں چینجز لائیں لیکن جب تک ہمارے سکولز بند رہیں گے، وہ کھلے نہ ہوں اور ٹیچرز اپنا کام نہ

کریں، اب سر! آپ دیکھیں، یہ فیملی کی طرف آپ آجائیں، یہ تو میں نے میل کی طرف، اب فیملی میں جتنے بھی ہماں پر انہوں نے Mention کئے ہیں، آپ ملاحظہ فرمائیں On page 5 at Serial No. 10. GGPS Darwazgai No. 1, closed. اب یہ بند ہے، اسی طرح یہ بھی بند ہے۔ اب Sanctiond still two ہیں، ٹیچر Nil ہے اور ابھی تک انہوں نے، مطلب ہے Closed ہے، کیوں، کوئی وجہ نہیں بتائی ہے کہ کیوں Closed ہوا ہے، وہی Ghost school آجاتا ہے۔ GGPS Darwazgai بھی Closed ہے، یہ دوسرا بھی Closed ہے، سارے، تو میری یہ گزارش ہوگی کہ منسٹر صاحب نے اچھی بہادری سے کام لیکر خود یہ Admit کر لیا کہ پچھلے کونسلین نمبر 41 کو ریفر کر لیا، اگر اس کونسلین کو بھی اسی کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور اس میں ہم بیٹھیں اور Thrash out کر لیں کہ What are the reasons، کیا وجہ ہے کیونکہ ایک طرف تو ہم ایجوکیشن سیکٹر پر اتنے پیسے خرچ کرتے ہیں، ہمارے منسٹر صاحب اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی ایجوکیشن پر اتنی توجہ دے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے سکولز بند ہوتے ہیں اور وہاں پر ٹیچرز نہیں جاتے حالانکہ اب تو موجودہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک اور کونینس الاؤنس بھی دے دیا گیا ہے، پھر بھی ہمارے سکولز Closed ہیں، ہمارے بچے نہیں جاتے اور بچوں کو نہیں پڑھایا جاتا جو کہ Basically Elementary is very important sector تو میرا یہ ہے کہ اگر اس کو بھی ریفر کر دیں تو مرہانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میرا بھی اس میں ایک ضمنی کونسلین ہے۔

جناب سپیکر: جی منور خان، منور خان، سپلیمنٹری سوال کوہ سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بالکل سر، سپلیمنٹری سوال دے۔ صرف زہد منسٹر صاحب نہ تپوس کوم چہ سر یو گورنمنٹ ہائی سکول دے پہ لکی دستیر کپت کبنے لندیوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ دانہ، دانوے کوئسچن شوکنہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہ نہ، دوئی پہ نالج کبنے ئے راولمہ سر، کہ چرتہ دا کوئسچن تاسو کمیٹی تہ ریفر کولو نو دا یو ہائی سکول دے، 'کمپلیٹ' مکمل طور باندے بند دے او تبول تیچرز چہ کوم دی، ہغہ پہ کور باندے تنخواگانے

اخلی نو دا ہم ورته ریکویسٹ کوم چہ کم از کم دے خلاف د کارروائی اوکری
سر۔

جناب سپیکر: دا تہ یو دوہ گوتے کاغذ پخپلہ نہ شے لیکلے چہ یو سوال را اولیرے؟
پہ پردی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہ سر، دا خو ہم لکہ دا کوئسچن خلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ پردی خپلی کبنے پبنہ خنگہ ورمندے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہ نہ سر، لکہ دا کوئسچن د دغے متعلق دے نو کم از کم
پہ لکی کبنے دا یو دغہ دے۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی خان۔ (تمتہ) دا د بنوں حلوہ دہ چہ خہ ور کبنے اچوئی
جی۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: دا جی زمونبرہ شیر اتہ میاشتے اوشوے، کوئسچنے مو ورکری
دی او اوسہ پورے ئے جواب رانغے جی۔ د هر یو محکمے، د ایجوکیشن، د
ہیلنتھ، د پولیس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ فریش، نوے اوس را کروی چہ تپوس ئے اوکرو۔

جناب محمد علی خان: نہ اوس چہ فریش درکرو نو اتہ میاشتے پس بہ راخی، بیا بہ
پیریہ زمونبرہ ختم وی، ہلہ بہ راشی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! چہ کلہ اجلاس ختم شی نو چہ کوم کوئسچنز پاتے
شی، ہغہ Lapse کیری، بیا بہ ئے Renew کوئی۔ دا پروسیجر خوتا سو تہ بار بار
اووٹیلے شو، بار بار درتہ وٹیلے شی چہ کلہ اجلاس ختم شی نو ہغہ کوئسچنز
ہلتہ Lapse شی نو تا سو Kindly اوس را کروی چہ پہ دے اجلاس کبنے دنہ دنہ
تا سو تہ جواب ملاؤ شی چہ چرتہ داسے د ایجوکیشن سرہ Related وی، د ہیلنتھ
سرہ یا د بل سرہ Related کہ وی، کوئی تکلیف ہو، وہ ابھی، آج ہی لکھ کے دے دیں، Within

ہفتہ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: ہغہ چہ دوئی لہ موور کرے دے جی، ہم ہغہ دغہ کنبے دور کری کنہ جی۔ جناب سپیکر، چہ کوم مخکنبے مونبرہ ور کرے دے، ہغہ د دوئی پیدا کری کنہ۔

جناب سپیکر: Within 15 days آپ لکھ کے دے دیں، کوئی اتنی تکلیف نہیں ہوتی، Pen اگر نہیں ہوگا تو سیکرٹریٹ دے دیگا کاغذ اور پنسل۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر! د Ghost سکولونو، د Ghost سکولونو خبرہ کومہ جی۔ پہ شبقدر کنبے دوہ سکولونہ سن 86ء کنبے جوڑ شوی دی پہ سن 85، 86ء کنبے او اوسہ پورے ستارت شوی نہ دی، پہ سن 86ء کنبے جوڑ شوی دی او اوسہ پورے پاتے دی، یو پکنبے راپریوتو والا دے او بل کنبے چرسونہ او تیرے خلق خبنکی۔ سکول دے او چرسونہ او تیرے پکنبے خلق خبنکی او د 86 نہ سکول بند پروت دے، شوکیدار ترے تنخواہ اخلی۔ سہری پرے د چارسدے لگیدلی دی، لیند اونرز نہ پریردی سکول نو خود چہ د شبقدر سکول دے او د چارسدے نہ کسان راغلی دی۔ داسے پہ 90 کنبے بل سکول جوڑ دے۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!

جناب سپیکر: جی ملک، جی ملک قاسم خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دا تہول، دا تاسو نومونہ اولیکئی او دیکھو را اولیبری۔

ملک قاسم خان خٹک: د سکولونو پہ بارہ کنبے خبرہ لگیا وہ، بابک صاحب ہم او جناب وزیر اعلیٰ صاحب ہم پہ خپل بجت تقریر کنبے وئیلی وو چہ چرتہ Mosque school وی، ہغہ بہ پہ ریگولر کنبے بدلیری خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔

ملک قاسم خان خٹک: اوس خو چہ مونبرہ وینو نو وزیر اعلیٰ صاحب ڈائریکٹیوز ورکوی، ہر ایم پی اے تہ ئے ورکرل، مونبرہ تہ خو ئے سنگل سکول، ہغہ دوئی خو وئیلی وو چہ بلا امتیاز، بابک صاحب پخپلہ د اسمبلی پہ فلور باندے وئیلی وو چہ بلا امتیاز چہ پہ صوبہ کنبے خومرہ سکولونہ دی، ہغہ بہ ریگولر تہ بدلیری

خوزه وينم په خپله حلقه كښې ، زما په حلقه كښې 13 Mosque سکولونه دي ، د اوسه پورې محروم يم او زه وينم چه په ديكښې شوی دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چگمڼی: سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: جی ثاقب اللہ خان پليز۔

جناب ثاقب اللہ خان چگمڼی: سر، داسه ده جی، دے دوه درے ممبرانو خبرے او کړلے ، زه خپل سپليمنټري کوټسچن Rephrase کومه هم او Insist کومه هم چه دا کميټی ، زما خيال نه دے چه د ايجو کيشن ډيپارټمنټ سره داسه څه ميکنزم شته دے چه چرته لينډ او نرز يا بل څوک چه قابض شی يا فنکشنل کيږي نه نو چه هغه پروسيجر د دوئ سره نشته جی نو څه به کوی؟ دا ما جی د خپلو دريو سکولونو تاسو ته مثال درکړو ، داسه نور هم دی ، دا چه 80 او 90 چه دی ، په دے باندے لينډ او نرز قابض شوی دی۔ پروسيجر څه دے ، دوئ به ايف آئی آر کوی ، دوئ به پوليس ليږي ، دوئ به په خپله زور کوی ، څه پروسيجر دے؟ ميکنزم نشته دے نو زما ريكويست دا دے چه دا د گډه ملی خپلو مثال يو نه دے ، په ټوله صوبه كښې ډير دی ، ستاسو په حلقه كښې به هم وی۔ سر، دا د کميټی ته لار شی او په دے د يو ميکنزم واضح شی او په هغه ميکنزم باندے د بيا ايجو کيشن ډيپارټمنټ کار کوی۔۔۔۔

جناب سپيکر: اودريره چه گورنمنټ واورو کنه جی۔ سردار حسين بابک صاحب، آنرېبل منسټر صاحب پليز۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: شکرېه سپيکر صاحب، دا په ټوله صوبه كښې چه د بندو سکولونو يا Ghost سکولونه چه ورته مونږه وايو، د دے ذکر کيږي خو سپيکر صاحب، دا يو کهلاؤ حقيقت دے چه په تيرو وختونو كښې د بدقسمتی نه سکولونه چه جوړ شوی دی، د دے د پاره جوړ شوی دی چه زمونږه محترم ممبرانو صاحبانو او وزيرانو صاحبانو خپل ووتړان Oblige کړی دی د نوکړی په خاطر باندے په داسه ځايونو كښې نو تاسو او گورنئ، ثاقب خان چه څنگه ذکر او کړو يا نور ملگري چه ذکر کوی نو دا زمونږ د وخت ذکر نه کوی چه گڼی خدائے مه کړه چه مونږ په خپل وخت كښې داسه کار کړے دے چه د نوکړی د

ورکولو د پارہ مونر پہ Need Base باندے سکول ورکوؤ۔ د دے سرہ ترلے بہ زما دا ہم درخواست وی ٲول هاؤس تہ چہ چونکہ مونرہ خپلے حلقے تہ د سکیمونو وړلو د پارہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ Approach کوؤ، ٲیپارٲمنٲ تہ Approach کوؤ خو چہ کلہ ہغہ سکیمونہ 'کمپلیٲ' شی نو بیا د ہغے Follow up کوؤ نو پکار دا دہ چہ مونر پخپلہ د Completion نہ پس د ہغے سکیمونو Follow up اوکرو او د فنانس سرہ، لکہ ٲیپارٲمنٲل خو ہغہ خبرہ Pursue کیری، پکار دا دہ چہ مونر پخپلہ ہم د ہغے سکیمونو Follow up کوؤ او ہغہ Pursue کوؤ نو زما یقین دا دے چہ دغہ بہ زر تر زہ باندے Sanction کیری۔ سپیکر صاحب، د دے سرہ ترلے دا ہم یو حقیقت دے، دیکنبے ہیخ شک نشتہ چہ شاید چہ د ایجوکیشن ٲیپارٲمنٲ Capacity دومرہ نہ وی، د دے نہ زہ انکار نہ کوم، د دے سرہ اتفاق کوم خو دا ہم یو حقیقت دے چہ مداخلت دومرہ حد تہ رسیدلے دے او دومرہ مداخلت دے چہ ہغہ خلق ہم کار تہ نہ شی پریبنودے او دا کومے مسئلے چہ راپور تہ کیری نو بیا دا ہم یو وجہ دہ، لہذا پکار دا دہ چہ مونر ٲیپارٲمنٲ بیا خپل کار تہ پریردو، کہ ٲیپارٲمنٲ خپل کار صحیح نہ کوی، بیا زمونر ذمہ واری جو پیری، کہ پہ یو خائے کنبے Nepotism کیری، کہ پہ یو خائے کنبے Rules violate کیری، Surpass کیری نو پکار دا دہ چہ Being elected representatives مونرہ راپاخو، د ہغے تدارک اوکرو او د ہغے مخ نیوے اوکرو نو زما بہ دا ہم درخواست وی چہ پکار دہ چہ مونرہ لڑ ٲیر اختیار ٲیپارٲمنٲ تہ ورکرو او ہغوی خپل کار روان کیری نو زما یقین دا دے چہ بیا بہ، خوشدل خان ریکویسٲ کرے دے چہ دا کوئسچن د ریفر شی نو بالکل ماتہ پرے ہیخ اعتراض نشتہ چہ دوئ دا گنری نو پہ کمیٲی کنبے د دے Solution راوړی او دا د ریفر شی کمیٲی تہ، مہربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ لیول پر چونکہ وہاں جو ای ڈی اوز ہیں، وہ اس کے Co-opted members ہوتے ہیں اور ہر ایک میٹنگ میں وہ آتے ہیں، اگر آئریبل ممبرز کو کوئی پر اہلیم کسی سکول کے متعلق یا استاد کے متعلق ہو تو وہ ای ڈی او وہاں پر بیٹھا ہوتا ہے، وہ پر افر فورم ہے، وہ بھی استعمال کریں اور اگر منسٹر صاحب اس کو کسچن کو ریفر کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں ریفر کریں، پھر وہاں پر Thrash out ہوگا۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

37 _ ڈاکٹر اقبال دین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزارت تعلیم صوبے کے تمام پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعمیر کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے حلقہ پی کے 37، پی کے 38 اور پی کے 39 میں بھی سکولوں کی تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2008 سے تاحال ضلع کوہاٹ کے مذکورہ حلقوں میں کتنے اور کون کونسے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی عمارتیں تعمیر کی گئیں اور کون کونسے زیر تعمیر ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تفصیل بعد لاگت فراہم کی جائے؛

(ii) سال 2008 سے تاحال مذکورہ حلقوں میں کن کن سکولوں میں اضافی کمرے تعمیر کئے گئے ہیں، ان کی لاگت اور مقام کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) سال 2008 سے تاحال بنیادی سہولیات کے سلسلے میں مذکورہ حلقوں میں کن کن سکولوں کو ادائیگی کی گئی، ہر سکول کو رقم کی ادائیگی کی تفصیل حلقہ وار فراہم کی جائے؛

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	حلقہ	سکول	لاگت	کیفیت
2008-09	37	جی جی پی ایس نمبر 2 کوٹ	4.5 ملین	نئے پرائمری سکولز 06

---	---	جی جی پی ایس ڈھوک احسان اللہ		
---	---	جی جی پی ایس نئی آبادی	38	
---	---	جی جی پی ایس گڑھی اللہ یار		
---	10.206 ملین 2009-10	جی جی پی ایس سلیمان تالاب	39	
---	---	جی جی پی ایس لاپچی بالا		
نئے پرائمری سکولز 03	3.00 ملین	جی جی پی ایس غازی	37	2009-10
---	4.014 ملین 2010-11	جی جی پی ایس لچکینہ	38	
---	---	جی جی پی ایس خان کالونی	39	
پرائمری ٹوڈل 04	8.00 ملین	جی جی پی ایس خواجہ پائل	37	
---	8.784 ملین	جی جی پی ایس مرتی پایاں	38	
---	---	جی جی پی ایس خان لچ ٹاؤن	38	
---	---	جی جی پی ایس ورشند	39	
مڈل ٹوہائی 05	32.750 ملین	جی جی پی ایس غرنی پایاں	37	
---	---	جی جی پی ایس علیزئی	38	
---	---	جی جی ایم ایس ڈھوک لطیف آباد	37	
---	---	جی جی ایم ایس چچنہ	39	
---	---	جی جی ایم ایس چیشہ	39	

غونڈہ				
37	جی جی پی ایس کمال خیل	2.800 ملین	پرائمری ٹوڈل 03	2008-09
38	جی جی پی ایس سترسم	10.574 ملین 2009-10	---	
39	جی جی پی ایس ساری بالا	---	---	
37	جی جی ایم ایس پرستی	1.875 ملین	مڈل ٹوہائی 03	
38	جی جی ایم ایس چشمہ مٹھا خان	18.729 ملین 2009-10	---	
39	جی جی ایم ایس میر بانڈہ جرما	---	---	

(ii) سال 2008-09 میں اضافی کمرے تعمیر نہیں کئے گئے ہیں۔ سال 2009-10 میں مندرجہ ذیل سکولوں میں کمرے تعمیر کئے گئے ہیں:

حلقہ	سکول کا نام	کمروں کی تعداد	لاگت
37	جی ایم ایس کوٹ	01	10.00 ملین
	جی جی پی ایس بانڈہ دوست محمد	01	
	جی جی پی ایس کنڈی اللہ دین	01	
	جی جی پی ایس خواجہ خیل	01	
	جی جی پی ایس بابری بانڈہ	02	
	جی جی پی ایس سین	02	
	جی جی پی ایس داؤد خیل	01	
	جی جی پی ایس توغ بالا نمبر 3	01	
	جی جی ایم ایس بیزاری چکر کوٹ	01	
38	جی جی پی ایس تالاب بانڈہ	01	
	جی جی ایچ ایس نصرت خیل	01	
		01	

01	جی پی ایس امبار بانڈہ	39
01	جی ایچ ایس خادیزئی	
01	جی جی ایچ ایس شیر کوٹ	
01	جی پی ایس نوے کلا	
01	جی پی ایس وزیر کلا	
01	جی ایچ ایس ایس استرزی پاپاں	
01	جی پی ایس لڈومیلہ	
01	جی پی ایس بچہ	
02	جی پی ایس جمال میلہ	
01	جی پی ایس نندرکا	
01	جی ایم ایس مندوری	
01	جی پی ایس مالگین	
02	جی پی ایس دولئی بانڈا	
01	جی پی ایس کروری کلا	
01	جی پی ایس لوخاڑی	

(iii) سال 2009-10 اور سال 2010-11 میں بنیادی سہولیات کی مد میں مندرجہ ذیل رقم کی ادائیگی کی گئی:

سال	حلقہ	رقم
2009-10	37	20,00,000/- روپے
	38	20,00,000/- روپے
	39	20,00,000/- روپے
2010-11	37	23,46,000/- روپے
	38	11,96,000/- روپے

حلقہ وائز سکولوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

38 _ جناب وجیہ الزمان خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے آفیسرز کبھی کبھار اچانک سکولوں کا معائنہ کرتے ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) جون 2011 میں محکمہ تعلیم کے آفیسرز کے اچانک معائنہ کے دوران گورنمنٹ پرائمری سکول جچھ
 نمبر 2 سر بن مکمل بند اور گورنمنٹ پرائمری سکول جہڑ گلی اور سریالہ کے غیر حاضر ملازمین کے خلاف کیا
 انضباطی کارروائی عمل لائی گئی ہے؛
 (ii) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہاڑیاں، سکیاں، کلس اچھاڑی اور ہلکانی کتنے عرصے سے بند ہیں، ان
 کو چالو کرنے کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) جی ہاں، جون 2011 میں اے ڈی او ڈھوڈیال سرکل نے مورخہ 04-06-2011 کو جی
 پی ایس جچھ نمبر 2 کا اچانک معائنہ کیا، جس کے دوران معلم دل فراز پی ایس ٹی غیر حاضر پایا گیا۔ مورخہ-17
 06-2011 کو جی پی ایس سر بن کا معائنہ کیا گیا اور دو اساتذہ امجد حسین پی ایس ٹی اور طاہر اقبال پی ایس ٹی
 سکول سے غیر حاضر تھے۔ مورخہ 18-06-2011 کو جی پی ایس جہڑ گلی کا اچانک معائنہ کیا گیا اور اساتذہ
 شبیر حسین پی ایس ٹی اور محمد نواز پی ایس ٹی ولد عبدالستار سکول سے غیر حاضر پائے گئے۔ مورخہ-04-06-
 2011 کو جی پی ایس سریالہ کا معائنہ کیا گیا، سکول میں چونکید اور بچے موجود تھے جبکہ اساتذہ ذوق اختر پی
 ایس ٹی اور محمد کلیم پی ایس ٹی غیر حاضر پائے گئے۔ ان سب اساتذہ کو مورخہ 29-06-2011 کو ڈپٹی ڈی او
 (مردانہ) مانسہرہ نے بوجہ غیر حاضری شو کاز نوٹس جاری کیا، جس کا جواب دفتر ڈی ڈی او مانسہرہ کو موصول
 ہوا، جس پر دفتر ڈی ڈی او مانسہرہ نے انضباطی کارروائی کر کے معلمین کو آئندہ محتاط رہنے کی ہدایت کی گئی۔
 اس سلسلے میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع مانسہرہ کی چٹھی کی کاپی بحوالہ No. 1456-60
 Dated 07-07-2011 ملاحظہ کی گئی۔ جی پی ایس جچھ نمبر 2، جی پی ایس سر بن، جی پی ایس جہڑ گلی اور جی
 پی ایس سریالہ باقاعدہ طور پر کام کر رہے ہیں۔

(ii) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہاڑیاں، سکیاں اور کلس اچھاڑی باقاعدہ طور پر کام کر رہے ہیں، البتہ
 گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ہلکانی کی ایک ٹیچر میڈیکل رخصت پر ہے جبکہ دوسری ٹیچر غیر حاضر ہے،
 جس کے خلاف تادیبی کارروائی ہو رہی ہے۔ شو کاز نوٹس کی نقل بحوالہ- Endst: No. 895-99/3

2/GB/DDO(F) Dtaed 18-05-2011 ملاحظہ کی گئی تاہم سکول چلانے کیلئے قریبی سکول سے ایک ٹیچر عارضی طور پر تعینات تھی، ماہ جولائی کی تعطیلات کے بعد چھٹی پر گئی ہے اور واپس حاضر ہو کر کام شروع کریگی۔

24 _ جناب وجیبہ الزمان خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چھپرہ ابالا، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کوٹری سلطان گلی، گورنمنٹ مڈل سکول جبوڑی، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کالاس نواز آباد، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹری، گورنمنٹ مڈل سکول (بوائز) کھیل، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مہتر اجالگی کو محکمہ نے Handing taking کر لیا ہے اور تاحال مذکورہ سکولوں کو شاف میا نہیں کیا گیا؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کو عملہ کی عدم فراہمی کی وجہ سے سکولوں کی تعمیر کا بنیادی مقصد ابھی تک حاصل نہیں کیا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چھپرہ ابالا اور گورنمنٹ مڈل سکول جبوڑی کی ٹیکنیکل رپورٹ ابھی تک EDO(F&P) سے موصول نہیں ہوئی ہے، رپورٹ ملنے پر SNE فوری ارسال کر دی جائے گی۔ EDO(E&SE) مانسہرہ نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کوٹری سلطان گلی کی SNE بھیجی تھی مگر چند Observations کے ساتھ EDO کو واپس کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کالاس نواز آباد، مڈل سکول کھیل اور گرلز پرائمری سکول مہتر اجالگی کی SNE بھی چند Observations کے ساتھ ای ڈی او مانسہرہ کو واپس کر دی گئی ہے جبکہ ای ڈی او مانسہرہ نے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹری کی SNE مورخہ 21-11-1995 کو پرائمری ڈائریکٹریٹ پشاور بھیجی تھی، لہذا ای ڈی او کو ہدایت کی گئی ہے کہ مذکورہ سکول کی SNE دوبارہ ڈائریکٹریٹ آف ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا پشاور بھیج دیں۔

(ب) بلاشبہ مذکورہ سکولوں میں عملہ کی عدم تعیناتی کی وجہ سے مدارس کا بنیادی مقصد ابھی تک پورا نہیں ہو سکتا تاہم جو نہی تدریسی عملہ کیلئے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق پوسٹوں کی منظوری ہو جاتی ہے تو انشاء اللہ مذکورہ مدارس میں تدریسی سرگرمیاں شروع ہو گئی اور سکولوں کی تعمیر کا بنیادی مقصد حاصل ہو گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: انور خان صاحب-12-09 تا 16-09؛ مرید کاظم شاہ صاحب 12-09؛ محمد ہمایون خان، منسٹر فنانس 12-09 تا 14-09؛ سردار شمعون یار خان 12-09؛ ثناء اللہ میانخیل صاحب 12-09 اور شجاع خان 12-09۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mehar Sulatana Bibi, to please move her privilege motion No. 154. بی بی! بسم اللہ۔

محترمہ مہر سلطانہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تعمیر خیبر پختونخوا فنڈ میں میں نے سکیمیں دی تھیں، جس میں سید اکبر نامی شخص جو کہ ای ڈی او فنانس ضلع کرک ہے، نے اپنی مرضی سے ایک سکیم شامل کی، جس کی نشاندہی پر وہ سکیم نکال دی گئی لیکن بعد ازاں دوسری سکیم کی منظوری جو کہ پہلے ڈی سی او کے ذریعے منظور کی جاتی تھی، کو جان بوجھ کر محکمہ بلدیات پشاور بغرض منظوری بھیج دیا گیا تاکہ میرے لئے مشکلات پیدا کی جاسکیں۔ اس مذکورہ اقدام سے میرے علاقے میں میری ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آپ، لاء منسٹر صاحب! کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

محترمہ مہر سلطانہ: سپیکر صاحب، میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بی بی۔

محترمہ مہر سلطانہ: سر! میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی میں ڈیل کرونگا اس کو۔

جناب سپیکر: آپ جواب دیجئے؟

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: پہلے تھوڑا سا ان کو Explain کرنے دیں۔

محترمہ مہرسلطانہ: سر، میں تھوڑا سا Explain کروں؟

جناب سپیکر: جی بی بی، بالکل۔

محترمہ مہرسلطانہ: سر، یہ میں نے سکیمیں جمع کی تھیں تعمیر خیر پختہ نواح فنڈ میں اور سر، Usually

اس میں ایسا ہوتا ہے کہ جب ہمیں کوئی سکیم چینیج کرنا ہوتی ہے تو ہم وہیں پر ڈی سی او صاحب کو کہہ دیتے ہیں اور وہیں پہ چینیج ہو جاتی ہے لیکن اس بار چونکہ ای ڈی او فنانس نے اپنی ایک سکیم مجھ سے پوچھے بغیر اس میں شامل کی تھی، جب مجھے پتہ چلا تو میں نے اس کو چینیج کرنے کیلئے کہا لیکن انہوں نے جان بوجھ کر اسے بلدیات کے ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دیا اور اس کی وجہ سے سر، مجھے جمعہ کے دن گیارہ بجے سے تین بجے تک وہاں پہ بیٹھ کے اس کو چینیج کروا کر واپس گاؤں لے کے جانا پڑا کیونکہ سر، جون کا مینڈ ختم ہو رہا تھا اور میرا فنڈ وہاں پہ Lapse ہونے کا خدشہ تھا تو سر، اس طرح سے مشکلات Create کر کے ہمیں، وہاں پہ ایک تو مشکلات Create کی گئیں اور دوسری بات یہ کہ سر، وہاں پہ لوگوں کے سامنے ہماری ساکھ کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ سر، اس کیلئے میری عرض ہے آپ سب سے کہ پلیز اسے استحقاق کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ سے سنتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ مہرسلطانہ: سر!

جناب سپیکر: جی بی بی، پھر آپ، ہاؤس جو فیصلہ کریگا۔ جی، آئریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ جتنے بھی ممبرز کا جہاں پر کوئی استحقاق بنتا ہے تو ہم بالکل Out of the

way جاتے ہیں اور اگر ریکارڈ چیک کیا جائے تو تقریباً 99% ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں اور

کو آپریشن کرتے ہیں لیکن یہ جو Particular کیس ہے، اس کا Background جو میں نے چیک کیا اور

جو ہائر آفیشلز ہیں، انہوں نے اس پہ مجھے جو بریفنگ دی ہے، وہ ہے بھی As such پر سنل، یعنی ایک

آدمی کی نیچ میں As such کوئی ایسی Involvement نہیں ہے، یہ غلطی سے ہوئی ہے یا جو بھی ہوا ہے،

یہ پھر ایک کمیٹی ہے جو ڈی سی او کے سربراہی میں بنتی ہے اور Identification of schemes جو

ہیں، وہ ایم پی اے صاحب کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے لیکن جس شخص کا نام یہاں پہ لیا گیا ہے، ان کی As

such اس میں Involvement نہیں ہے۔ اگر سکیم انہوں نے چینیج کر دانی ہے تو وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے،

لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ چونکہ اس کو Overall deal کرتا ہے تو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے ان کی یہ سکیم ہم جلدی چیئنج کروادینگے انشاء اللہ تو As such یہ کوئی اتنا ایشو نہیں ہے اور اگر ہوتا، مطلب کوئی ذاتیات کا قصہ ہوتا تو بالکل وہ ہم کر دیتے، میں ریکویسٹ یہی کرونگا کہ یہ سکیم جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بی بی کو بولنے دیں، وہ خود Explain کریں۔ جی بی بی۔

محترمہ مرسلطانہ: سر! سکیم چیئنج ہو چکی ہے لیکن سر جان بوجھ کر انہوں نے کیا ہے۔ سر، میں اس کی Personally گواہ ہوں اور سر، وہاں سے میں نے نمائندے کو بھیجا، مجھے اس نے وہیں سے فون کیا، وہاں اس پر کافی بحث ہوئی ہے باقی اس میں بھی بہت سی باتیں ہیں تو سر، Kindly آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ میں وہ تمام ثبوت اور تمام چیزیں آپ کے سامنے لے آؤں تاکہ یہ چیز کلیئر ہو کر سامنے آسکے۔

(شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! کہ یو منٹ ما لہ را کرئی، زہ پہ دے مسئلہ باندے یو خبرہ کوم۔ داسے دہ جی کہ دا استحقاق جو ریبری او واقعی د دوئی سرہ زیاتے شوے وی نو ولے د کمیٹی تہ لار نہ شی؟ زہ بہ خپل وزیر قانون صاحب تہ اپیل کوم۔ (تالیاں) زہ بہ ہغوی تہ خواست کوم چہ دا د لار شی چہ د رشتیا پتہ اولگی، کہ نہ وی نو پتہ بہ اولگی، مطلب دے چہ لار شی نو پکار دہ چہ پتہ اولگی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سمہ خبرہ سمہ وی میاں صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سمہ خبرہ سمہ وی میاں صاحب۔ Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

بی بی! تاسو خوشکریہ ہم ادا نکړه د خپلو ورونږو؟

محترمہ مہر سلطانہ: ما خو او وئیل خو تا سو چرتہ اورئ؟ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: د ممبرانو صاحبانو، د ممبرانو صاحبانو شکریہ ئے ادا کرہ کنہ، دا یو بنہ رواج دے، پکار دہ چہ مونبرہ تہول د دے خیال اوسا تو۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 284 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ایجنڈے کو نمٹانے دیں تو پھر، جی عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں نے فلوران کو دے دیا، میں نے نام پکار دیا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں لیکن یہ میری بد قسمتی ہے کہ جب بھی میں کوئی موشن پیش کرتا ہوں تو اس کا Concerned Minister Sahib موجود نہیں ہوتا۔ اب مردان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا ایم ایس اور وہاں پرائی ڈی او دست گریبان ہیں، روزانہ جھگڑے کر رہے ہیں تو میں ایڈجرمنٹ موشن اسلئے لایا ہوں کہ وہاں پر مردان میں بہت بڑی مصیبت بنی ہوئی ہے لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پھر مجھے کون جواب دے گا؟ اسلئے اگر آپ اس کو پینڈنگ کر لیں تو مہربانی ہوگی، میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی لیڈر صاحب آپ اور کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! پھر میں کیا کروں، وہ میرے صوبائی صدر ہیں نا تو میں کیا کروں؟ سر، ہیلتھ منسٹر تو نہیں ہیں، میرے صوبے کا صدر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنے منسٹر کو بھی نہیں لاسکتے تو میں کیا کروں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! اگر آپ اس کو پینڈنگ کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

Mr. Speaker: Differed.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! مجھے ایک موقع دیا جائے۔

Mr. Speaker: Differed, it is differed this time-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پھر دے دیں گے ٹائم، کل لے لیں، پرسوں لے لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Javid Iqbal Tarakai Sahib, to please move his call attention notice. Javid Iqbal Tarakai Sahib, not present, it lapses. Akram Khan Durrani Sahib, Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, to please move his call attention notice No. 591, in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع بنوں کے عمائدین، زمینداروں نے گزشتہ روز کرم گڑھی ہیڈور کس کے ٹوٹے ہوئے دروازوں پر شدید احتجاج کیا تھا، یہ خبر پریس میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ مذکورہ ہیڈور کس پر 90 فی صد کام مکمل کر کے ٹھیکیدار نے منصوبے کو نامکمل چھوڑ کر بند کر دیا، جس کی وجہ سے ہزاروں کنال اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہونے کا خدشہ ہے۔

محترم سپیکر صاحب، اس پہ تو میں نے تحریک التواء جمع کی تھی، چونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ہمارے پورے ضلع کا اور پھر کئی کا بھی۔ چونکہ جو سہر جا رہی ہے تو اس پہ کئی ڈسٹرکٹ بھی آباد ہے۔ جناب، پچھلے سال جب یہ فلڈ آیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں ایڈجرمنٹ موشن تھی لیکن Convert ہوئی ہے، انہوں نے Convert کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: یہ ابھی بھی، پھر آپ کی ذاتی رائے، کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے تو۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: کال اٹینشن پر میرے خیال میں جو میں چاہتا ہوں، شاید وہ بات نہ ہو۔ اس میں یہ ہے جی کہ سیلاب آیا تھا اور اس نے پورے صوبے میں تباہی مچادی تھی، تباہی مچادی تھی، جس طرح آپ کے پشاور میں تباہی ہوئی تھی تو بنوں میں بھی پورے دیہات کرم 'ریور' کی وجہ سے مکمل تباہ ہوئے تھے اور وہاں پر ہمارا جو ہیڈور کس ہے، اس کے بھی مین دریائے کرم پر دروازے ہیں، جہاں پر وہ بند ہوتے ہیں اور پھر پانی ڈیم کو جاتا ہے، اس سے پھر کینال سسٹم میں جاتا ہے اور یہ پانی اتنا زور سے آیا تھا کہ ان سب دروازوں کو مکمل طور پر خراب کیا گیا تھا اور وہ پانی بالکل ادھر جانے کے قابل نہیں تھا، پھر ہم نے کوشش

کر کے عارضی ایک بند دروازوں کے پیچھے لگایا لیکن اس وقت بھی میرے خیال میں جی کروڑوں کی جو فصلیں غریب لوگوں کی تھیں، وہ بھی فلڈ میں تباہ ہوئیں۔ پھر گورنمنٹ کے بس میں بھی یہ نہیں تھا کہ وہاں پر، جن گھروں کے کچھ نقصانات ہیں تو تھوڑا بہت کسی کو ملا، بیس بیس ہزار روپے لیکن جن لوگوں کی فصلیں تباہ ہوئیں، کسی بھی زمیندار کے ساتھ گورنمنٹ نے کوئی مدد نہیں کی۔ پھر گورنمنٹ نے وہاں پر ان دروازوں کو دوبارہ بنانے کیلئے کنٹریکٹ دیا اور یونس خٹک کوئی ٹھیکیدار ہے، پتہ نہیں کہ کس ضلع سے اس کا تعلق ہے، میں جانتا نہیں ہوں لیکن میں نے پوچھا کہ یہ کنٹریکٹر کون ہے؟ اس کا نام ہے یونس خٹک اور ایک سال جی وہاں پر کام کر کے آخر میں جب دوبارہ بہت کم سیلاب آیا تو وہ بند جو ہم نے پیچھے عارضی طور پر بنایا تھا، وہ بند بھی ہما کے لے گیا اور وہ دروازے آج تک نامکمل ہیں۔ سپیکر صاحب، جس طرح میں نے بات کی کہ 90 فیصد دروازے مکمل ہیں اور دس فیصد کا مجھے معلوم نہیں کہ اس کو کیا تکلیف تھی؟ اس وقت تو میں نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ یہ فصلیں تباہ ہو رہی ہیں لیکن وہ میرا خدشہ جو تھا، وہ بالکل اسی طرح سامنے آیا کہ وہاں پر وہ فصلیں مکمل طور پر دوبارہ تباہ ہوئی ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر ایک سپیشل طریقے سے وہ کر لیں، اگر گورنمنٹ کی کوئی غفلت ہے تو وہ بھی سامنے آ جائے گی اور اگر کنٹریکٹر کی لاپرواہی ہے، مجھ سے کنٹریکٹر نے بڑی کوشش کی کہ میں ملوں مگر میں نے اسے کہا کہ میرا آپ کے ساتھ کوئی کام نہیں ہے، یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے، آپ گورنمنٹ سے ملیں کہ مجھے جو کام دیا گیا تھا، وہ میں نے مکمل کیا ہے اور یہ گورنمنٹ کی غفلت ہے کہ اس کو پورا کرتے۔ ابھی تو گورنمنٹ نے اس کو دروازے ٹھیک کرنے کیلئے کہا تھا، وہاں پر تو دوسرا کام نہیں تھا تو اسلئے میں Specially گورنمنٹ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ وہاں پر جو نقصانات ہیں، وہ غریب زمینداروں کے ہوئے ہیں۔ اس طرح ہے کہ وہاں پر لوگ روڈ پینکٹے اور وہاں پر میرے خیال میں میں نے بھی پھر اسے فون کیا، ایڈمنسٹریشن کو لوگوں کو سنبھالنے میں بہت بڑی تکلیف تھی، انہوں نے مجھے کہا تو میرے خیال میں ایک سپیشل کمیٹی یا کوئی انکوائری ہو کہ جو ٹوٹے ہوئے دروازے ہیں، وہ ایک سال میں کیوں نہیں بنے؟ اگر گورنمنٹ کے کسی اہلکار کی کوئی غلطی ہے تو میرے خیال میں اس کو سزا ملنی چاہیئے، اگر گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے اور کنٹریکٹر کی اس میں کوئی غلطی ہے تو میرے خیال میں جی اس کنٹریکٹر کو بلیک لسٹ ہونا چاہیئے اور صوبے میں ایسے کنٹریکٹرز پر کام بند کرنا چاہیئے تو سپیکر صاحب، میں اس میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ کی مکمل توجہ چاہوں گا کیونکہ وہاں پر اس سے صرف ضلع بنوں نہیں بلکہ لکی مروت بھی تباہ ہوا ہے۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی آزیبل میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڊیره مہربانی۔ درانی صاحب ڊیرے اہم مسئلے طرف تہ زمونہ توجہ راگر خولے دہ او یقیناً چہ د مخکنے نہ ئے نشاندھی کرے دہ او د ہغے نہ پس ہم پہ ہغے کار نہ دے شوے۔ د ایریگیشن ڊیپارٹمنٹ وزیر صاحب دلته موجود نہ دے، د ہغوی سرہ بہ تفصیل وی خو یقیناً چہ انکوائری پکار دہ او چہ د ہر چا پکنے غفلت وی خکہ چہ د عوامو دے فصل تہ نقصان رسیدلے دے نو دا زمونہ د ٲولو ذمہ واری جو ږیری چہ دیکنے ہر شوک ملوٹ وی، کہ د حکومت فرد ملوٹ وی او کہ تھیکیدار ملوٹ وی چہ ہر خنگہ وی خو انکوائری د اوشی، یقیناً چہ پتہ د دے خبرے اولگی۔ تاسو چہ خنگہ وایی او د درانی صاحب خنگہ اطمینان وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی تہ ئے واچوؤ، Concerned Committee تہ بہ ئے اولیرو؟

وزیر اطلاعات: بالکل جی، کہ کمیٹی تہ ئے اچوئی نو ہم چہ تحقیقات اوشی چہ غلطی د کوم خائے دہ چہ ہغوی تہ پورہ سزا ملاؤ شی۔

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the call attention notice moved by the honourable Leader of the Opposition may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee.

قائد حزب اختلاف: میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مخصوص لیکچررز کی تعیناتی، مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. The honourable Minister for Higher Education Khyber Paktunkhwa, Higher Education Qazi Asad-----

وزیر قانون: میں کروں گا جی۔

جناب سپیکر: آپ کریں گے؟

وزیر قانون: جی۔

Mr. Speaker: On behalf of Higher Education Minister, the honourable Minister for Law, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Appointment of Certain Lecturers Bill, 2011.

Minister for Law: Thank you ji. On behalf of Minister Higher Education, I wish to present before this august House the Khyber Pakhtunkhwa Appointment of Certain Lecturers Bill, 2011. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (تسبیح) بابت خیبر پختونخوا ملازمت سے برخاستگی (خصوصی اختیارات)

مجر یہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, I wish to present the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 for consideration by this august House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: صبر، میں ذرا موٹن پڑھ لوں، پھر اس کے بعد آپ وہ کر لیں۔ The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'. یہ 'Yes' تو آپ کر سکتے ہیں کم از کم تاکہ ہاؤس میں

اتنی وہ ہو کہ ادھر بیٹھے ہیں، Legislators: بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: (تمتہ)

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جی آپ بولیں، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اصل میں اس حوالے سے میں بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو بل ہے، اس کو Basically as a Private Member میں لایا تھا اور وہ Already اسمبلی میں Introduce بھی ہو چکا ہے۔ چونکہ پرائیویٹ ممبر ڈے ایک ہی دن ملتا ہے تو سر، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ بطور Legislator جب ہم ہاؤس میں آتے ہیں تو ہم سے لوگوں کی کچھ توقعات بھی ہوتی ہیں، امیدیں ہوتی ہیں۔ ہمارے میڈیا کے دوست بیٹھے ہوتے ہیں، باہر جا کر صرف Legislator پر یہ تنقید ہوتی ہے کہ یہ پوسٹنگ ٹرانسفرز میں لگے رہتے ہیں، یہ فنڈز کے پیچھے لگے رہتے ہیں، ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں لیکن ان کا جو Basic purpose ہے تو Legislation پر یہ توجہ نہیں دیتے۔ سر، اس پر اگر توجہ دی جاتی ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ Rules of procedure اور اس کے متعلق پہلے ہم Leave of the Assembly لیتے ہیں اور وہ Leave of the Assembly کے بعد Introduce ہوتا ہے اور پھر کہیں جب سیشن ہوتا ہے تو وہ Thursday کا دن مقرر ہوتا ہے اور اس پر اس کے متعلق بات ہو سکتی ہے۔ سر، مجھ سے پہلے عبدالاکبر خان نے ریگولر انٹریژن ایکٹ لایا، وہ اچھا تھا کہ گورنمنٹ نے اس کو Own کر لیا۔ ہم بھی یقیناً سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی سپورٹ کے بغیر Individually ہم اس کو پاس نہیں کر سکتے لیکن سر، میری گزارش ان سے یہ ہے کہ اگر ایک چیز سے یہ Agree کریں تو کیا یہ کریڈٹ اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ کل کو اس پر عبدالاکبر خان کا نام نہ آئے، کل کو اس پر اسرار گنڈاپور کا نام نہ آئے، اکرم خان درانی کا نہ آئے تاکہ پھر یہ ہو کہ گورنمنٹ کا بل تھا۔ میری سر، یہ گزارش ہے کہ اس بل میں اور اس بل میں اگر کوئی فرق ہے تو منسٹر صاحب مجھے بتادیں؟ اگر یہ اس کی Ditto copy ہے تو سر، میری یہ گزارش ہے کہ پھر پرائیویٹ ممبر بل کا راستہ اس طریقے سے کیوں روکا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی آزیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں بالکل جی، ایسا ہے کہ Background اس بل کا ایسا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ چونکہ ڈیموکریٹک گورنمنٹ ہے، کولیشن پارٹنرز جو اس وقت ڈیموکریٹک سیٹ اپ میں ہیں، وہ یہ سمجھتے تھے اور اب بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ایک Pre-colonial ہے، It's a bad law بلکہ یہ پیپلک انٹرسٹ کے خلاف

ہے، لوگوں کے خلاف ہے بلکہ جو Manifesto ہے جو اینٹ تینوں پارٹیوں کا، وہ سارے لوگ بھی اس کے خلاف تھے، لہذا فیڈرل گورنمنٹ میں یہ Repeal ہو گیا، اسی طرح فیڈرل گورنمنٹ نے پھر ہمیں، ہم لوگ بھی Agree تھے اور اس کے اوپر ہمیں بھی وہاں سے ہدایات آئیں کہ آپ لوگ بھی یہ پاس کروائیں، چونکہ ہمارا بھی Lengthy procedure ہوتا ہے اور یہ کاہنہ سے Approval کے بعد، چونکہ یہ کئی مہینے لیتا ہے تو In the mean time یہی بل انہوں نے بھی پیش کر دیا As a Private Member تو بالکل کریڈٹ کا ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ اجازت دیں، یہ ہاؤس اجازت دیں تو ہم Jointly اس کو پاس کرنے کیلئے ہاؤس سے ریکویسٹ کر دیں گے تو وہ اس لحاظ سے ان کا بھی وہ ہو جائے گا۔ جناب سپیکر: نہیں، ان کا کونسیچن اور ہے کہ ہم نے پہلے ایک چیز جمع کی ہے تو اس میں کیا قباحت ہے، اگر ایک پرائیویٹ ممبر بل، As a legislator، ان کا نام آجائے تو کیا فرق پڑتا ہے؟

وزیر قانون: دیکھیں جی ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا کونسیچن یہی ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جیسے میں نے گزارش کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ بھئی Ditto copy چیز پھر آگئی۔

وزیر قانون: Ditto copy جی دیکھیں۔ یہاں پر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ Concept سے تو سب لوگ Agree کرتے ہیں۔ یہ Dictatorial regime کی Legislation تھی جی، ہم بھی ختم کرنا چاہتے ہیں، یہ بھی ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر اس کی Creditability کی بات ہے تو ہم Jointly اس کو پیش کر دیتے ہیں تو اس میں ان کا بھی نام آجائے گا اور As such۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی روایت ہے کیونکہ ہم میں سے بہت سے Legislators ایسے ہیں کہ جن کی خواہش بھی ہے اور کرنا بھی چاہتے ہیں لیکن جب گورنمنٹ کی سپورٹ کے بغیر ہم کر بھی نہیں سکتے اور گورنمنٹ اس چیز کو Disown بھی نہیں کر سکتی تو اس کو اگر آپ Jointly put کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک رہے گا۔

جناب سپیکر: Language میں تھوڑا سا فرق ہے، Spirit تو ایک ہے، Meanings اور وہ Same ہیں۔ اس کی جو Drafting ہوئی ہے، تھوڑا سا اس کی Language میں فرق ہے، اس پر کیسے

آپ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: اگر اسی Same language پر آنا چاہتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ آپ-----

جناب سپیکر: یہ تم کیسے لاؤ گے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، میری گزارش سہیہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: اگر اسی کو آپ جو انٹ کرنا چاہتے ہیں تو-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس کو جو انٹ کرالیں سر، Contents تو ایک ہی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس موشن میں آپ کا نام آجائے گا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل سر، یہی میں کہتا ہوں-----

جناب سپیکر: اور وہ جو آپ کا والا ہے نا، اس میں تھوڑی سی پھر کوئی Complication پیدا نہ ہو جائے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس کو جو انٹ کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ، It will be considered as joint Bill of the Private

Member and the Government as well. Okay, thank you.

Joint Consideration Stage ہو گیا۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! آپ کا اور گورنمنٹ کا یہ

Bill consider ہو گیا، یہ ایک اچھی روایت ہے اور اس کو Appreciate کرنا چاہیے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھی Thumbing نہیں ہوئی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in sub clause (2) of Clause 2: Mr. Abdul Akbar khan, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 2 of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یوجی۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں کیا، یہ Ongoing، وہ Under consideration۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! دونوں اس کلاز 2 میں ہیں تو میں دونوں کو پڑھ لوں گا، دونوں ایک ہی کلاز میں اینڈ منٹس ہیں۔ ایک سب کلاز 2 میں ہے، ایک سب کلاز 3 میں ہے لیکن Main Clause 2 میں دونوں اینڈ منٹس ہیں۔

جناب سپیکر: ایک ایک پڑھیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا سر۔ I beg to move that sub clause (2) of Clause 2

may be deleted جناب سپیکر، اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں وہ دوسری بھی، تیسری اینڈ منٹ

بھی، چونکہ یہ دونوں Interconnected ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے، وہ اس کے بعد پھر پڑھ لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا سر، تو میں اس پر تھوڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Theme آپ کی ان دونوں کا ایک ہی لگ رہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے ٹھیک ہے، جیسے آپ کی مرضی۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا سا بولوں کہ میں

نے یہ اینڈ منٹ کیوں پیش کی ہے؟ جناب سپیکر، میں تو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یقیناً یہ ایک

زبردست Legislation اور ایک انتہائی مفید Legislation ہے اس صوبے کیلئے، خاص کر سرکاری

ملازمین کیلئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے سروں پر جو تلوار لٹک رہی تھی، ہر وقت ان کو جوڑ رہا تھا اس

آرڈیننس کی وجہ سے اور مارشل لاء اور ایک Dictatorial Ordinance تھا جو 2001 میں

Promulgate کیا گیا تھا، جس کے تحت بہت سے بے گناہ لوگوں کو، بہت سے ایسے لوگوں کو جن کا کوئی

گناہ نہیں تھا، ان کو انتہائی سخت سے سخت سزائیں اسی آرڈیننس کے تحت دی گئیں تو سب سے پہلے تو میں

وزیر قانون صاحب اور حکومت کا مشکور ہوں کہ جو ہم چاہتے تھے کہ ایسے قانون کو ختم کیا جاسکے لیکن جناب

سپیکر، اب جو اینڈ منٹ میں اس میں لایا ہوں، اگر وہ آپ دیکھیں تو میں وزیر قانون صاحب سے

درخواست کروں گا کہ اگر وہ میرے اس اینڈ منٹ کو ذرا غور سے سنیں۔ اب جناب سپیکر، اس کی کلاز 2 کی

جو سب کلاز 2 ہے، میں اس میں جو اینڈ منٹ کرنا چاہتا ہوں Deletion کی، وہ ہے جی کہ:

“For removal of doubts, it is hereby provided that all proceedings pending, immediately before the commencement of this Act,

against any person in Government service or corporation service, under the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) Ordinance, 2000, and rules made thereunder, shall continue under the said repealed law and rules in the manner provided thereunder”

میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر آپ ایک قانون کو سمجھتے ہیں کہ یہ غلط قانون ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک آمرانہ قانون ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ظالمانہ قانون ہے اور آج آپ سب اس غلط قانون کو، اس ظالمانہ قانون کو ختم کرنے کیلئے ایک انتہائی اچھا قدم اٹھا رہے ہیں تو پھر آپ کی جو پروسیڈنگز پینڈنگ ہے، اگر آپ اس کو چھوڑ جائیں، میرا مقصد یہ ہے کہ جیسے ہی یہ قانون ختم ہو، ان سب لوگوں کے خلاف جن کو اگر سزائیں دی جا چکی ہیں، وہ تو ٹھیک ہے، اگر کسی پر کوئی سزا Implement ہو چکی ہے، وہ تو ٹھیک ہے، اس کا تو کچھ نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر پروسیڈنگز پینڈنگ ہے تو جس طرح آپ دوسرے لوگوں کے خلاف اس قانون کے آج ختم ہونے کے بعد E&D رولز کے تحت کارروائی کریں گے تو ان لوگوں کے خلاف جو پروسیڈنگز پینڈنگ ہے، ان کے خلاف بھی آپ E&D کے تحت کارروائی کریں۔ جناب سپیکر، اس سے تو یہ ہو گا کہ جب یہ قانون آج دفن کرنا چاہتے ہیں تو اس کو ہمیشہ کیلئے دفن کر دیں، اگر آپ اس کو دفن کرنا چاہتے ہیں تو ان کے باقیات کو نہ چھوڑیں، ان لوگوں کو نہ چھوڑیں جن کے خلاف پروسیڈنگز پینڈنگ ہے۔ میری تو ایک درخواست ہو گی اور پھر جو دوسری ترمیم ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ بھی پیش کروں؟

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، چونکہ آپ کلاز پہ پھر ووٹنگ کریں گے، ساری کلاز پہ ووٹنگ کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا وہ سب کلاز 3 ہے، پہلے اس کو نمٹالیں۔ جی آئر بیبل منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! یہ اسی کے ساتھ Connected ہے تو اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ بہت چھوٹی ہے اور ایک سمت سے صرف اس کی Continuity میں میں نے یہ امینڈمنٹ موو کی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے اس کے Consents تھوڑا لیتے ہیں۔ جی آئر بیبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ بالکل صحیح ہے، Conceptually تو ہم Agree کرتے ہیں کہ Draconian law ہے یا Anti people law ہے لیکن آپ Legislation کی تاریخ دیکھ لیں تو جب بھی اس قسم کے Laws میں Cease کرتے ہیں یا جو بھی ہوتا ہے تو پینڈنگ چیزیں اسی میں رہ جاتی ہیں۔ ابھی بہت ساری انکوائریز ہیں جو کہ اس کے اوپر چلی ہوئی ہیں اور وہ Conclusion کے ٹائم پہ ہے

تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت ایسا نہ ہو کہ ہمارے اس اقدام سے کسی غلط آدمی کو، کسی کرپٹ آدمی کو، کسی Inefficient اور Indisciplined آدمی کو فائدہ مل جائے تو جو Disciplinary actions already pending ہیں تو لہذا ان کو Exclude کیا گیا ہے اور آئندہ کیلئے ہم نے نئے رولز تیار کر لئے ہیں اور جیسے ہی انشاء اللہ یہ بل پاس ہوتا ہے تو نئے E&D rules 2011 تیار ہیں اور اس کے نیچے باقاعدہ تمام کارروائیاں ہونگی لیکن جو پیڈنگ ہیں، وہ ہم نے Exclude کئے ہوئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو جرم جس وقت ہو جائے تو اسی وقت سزا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس کو ختم کر رہے ہیں اور اسی ختم آرڈیننس کے تحت، ختم لاء کے بعد، Dead law کے بعد اگر آپ کسی کو سزا دینگے تو کیا وہ کورٹ میں نہیں جائے گا کہ جب آپ کسی کو سزا دینگے کہ وہ، مطلب ہے ختم ہو گیا ہو گا اور اس کے بعد آپ اس کو سزا دیں؟ میں زور تو نہیں دے رہا، میں نے تو صرف گورنمنٹ کو ایک Suggestion دی تھی کہ اگر آپ ختم کرنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی اس طرح نہ کریں کہ بھلے کچھ رہے اور کچھ نہ رہے، سارا ختم کر لیں۔

جناب سپیکر: چہ Withdraw کری۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے اپنے کیسز جیتے ہوئے ہیں، گورنمنٹ کم از کم ان کو توریلیف دے دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ ایک تو جس طرح میں نے گزارش کی کہ قانون سازی میں اس چیز کو جو ہے، یعنی پروٹیکشن ملتی ہے، اس سے پہلے جتنی انکوائریاں ہو گئی ہیں اور اس لاء کے نیچے جن کو سزائیں ملی ہیں، That is now past and closed transaction، ابھی تو یہ پھر ایک ڈیٹٹ ہو گا کہ جن لوگوں کو اس کے نیچے پچھلے دس سال میں سزائیں ملی ہیں، وہ سارے Innocent ہیں، آپ سب کو دوبارہ بحال کریں مطلب کہ یہ تو ایک ایسا Pandora's Box کھل جائے گا جس کا کوئی اختتام نہیں ہو گا تو گزارش یہ ہے کہ اس کے سب قوانین جب ختم ہوتے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! آپ Withdraw کرتے ہیں یا میں ہاؤس کو Put۔۔۔۔

وزیر قانون: میں گزارش کروں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: (قلمہ) مجھے پتہ ہے۔

Minister for Law: Thank you.

جناب سپیکر: کلاز 3 بھی، وہ بھی وہی Same اس پہ آتی ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہاں جی، وہ بھی Withdraw، کیونکہ وہ Continuity ہے، وہ الگ نہیں ہے کوئی، وہ چونکہ کلاز 3 کے، Subject to Clause 2 ہے، اسلئے میں نے اس کو Amend کیا ہے تو وہ بھی Withdraw کرتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے سروس ٹریبونل سے اپنے کیسز جیتے ہوئے ہیں اور گورنمنٹ ان کے خلاف پھر عدالت میں چلی گئی ہے تو کم از کم ان لوگوں کو تو پھوڑ دیں، ان کو ریلیف دیں، اس سے تو کوئی Pandora's Box نہیں کھلے گا؟

جناب سپیکر: اچھا، ابھی تو Present legislation کی بات کریں، اس کیلئے کوئی دوسری موشن لے آئیں نا، اس سٹیج پہ یہ بات میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔ The amendments withdrawn, therefore original sub clause (2) of Clause 2 stands part of the Bill; the other amendment is also withdrawn, therefore, original sub clause (3) of Clause 2 stands part of the Bill, sub clause (1) of Clause 2 of the Bill also stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (تسمیح) بابت خیبر پختونخوا ملازمت سے برخاستگی (خصوصی اختیارات)

مجرہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 may be passed.

Minister For Law: Thank you Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, request this august House that the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal) Bill, 2011 may kindly be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Removal from Service (Special Powers) (Repeal)

Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

وزیر قانون: وہ سر! اسرار اللہ خان گنڈاپور کا نام بھی ساتھ شامل کریں۔

جناب سپیکر: ہنگہ او شو جی، ہنگہ ما مخکنے پرے رولنگ ور کرو، ہنگہ راغے، د دوئی نوم پکنے راغے او Consideration کنبے راغے جی۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2005-06 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please present before the House the report of Public Accounts Committee for the year 2005-06. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you janab Speaker. I intend to present the report of the Public Accounts Committee, on the accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the year 2005-06 on behalf of the Chairman Public Accounts Committee.

Mr. Speaker: Its stand presented.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 2005-06 کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Now, Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please move that the report of Public Accounts Committee for the year 2005-06 may be adopted. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ لیکن موشن کو موؤ کرنے سے پہلے جناب سپیکر، اگر میں آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ کا، آپ کا، آپ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا اور جو پی اے سی سیل ہے، اس کا شکریہ ادا نہ کروں، اس کو نہ سراہوں، اس کا مشکور نہ ہو جاؤں تو یہ زیادتی ہوگی۔ آپ ذرا دیکھیں کہ یہ جو 2005-06 کی رپورٹس ہیں، یہ 2010 میں اسمبلی میں پیش ہوئیں اور اسی دن یہ کمیٹی کے حوالے کر دی گئیں اور میرے خیال میں یہ اس اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوگا کہ ایک سال کے اندر اندر اس اسمبلی اور اس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے، اگرچہ پینڈنگ پروسیڈنگز بہت زیادہ تھی، بقایا پروسیڈنگز بہت زیادہ تھی لیکن اس کے باوجود بھی ایک سال کے اندر اندر ہم، آپ اور آپ کی کمیٹی اس رپورٹ کو Finalize

کرنے میں کامیاب ہوئی اور جو paras 77 تھے، اس کے صرف paras 77 نہیں تھے بلکہ جناب سپیکر، اس میں 1996-97 اور 2002-03 کے اس وقت کی جو Recommendations اور Observations تھیں، جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو وقتاً فوقتاً دی گئی تھیں، ان سب کو پھر Reconsider کیا گیا پھر اگر دوبارہ ان پر عملدرآمد کو دیکھا جائے کہ ہماری جو Observations ہیں اور ہماری جو Recommendations ہیں اور آپ کی کمیٹی کی جو Recommendations ہیں، اس پر عملدرآمد ہوا ہے کہ نہیں؟ صرف یہ نہیں ہے کہ ایک سال کی رپورٹ ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے پچھلے سالوں کی جو Recommendations اور Observations ہیں، وہ بھی اسی میں شامل ہیں اور میں درخواست کروں گا سارے آئزبل ممبرز سے کہ ان کی جو Recommendations اور Observations ہیں، ان پر جو Implementations ہیں تو براہ کرم آپ اس کو دیکھ لیں کہ کتنی محنت کی ہے آپ کے سیکرٹریٹ اور اس کمیٹی نے جناب سپیکر؟

Now I request that the report of the Public Accounts Committee on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2005-06 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Public Accounts Committee for the year 2005-06 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

یہ Appreciation کے قابل ہیں لیکن عبدالاکبر خان! ہم جو چاہتے ہیں ناکہ یہ بالکل Up-to-date اس میں آجائے نا تو ایک کمال ہوگا، Revolution تب آئے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دس سال سے یہ کام پینڈنگ پڑا ہوا تھا، دس سال سے یہ Backlog پڑا رہا ہے، اس وقت پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نہیں تھیں۔ ہر سال آڈیٹر جنرل آف پاکستان رپورٹ مرتب کرتا تھا، آپ کے اکاؤنٹس پر اور آپ کے جو پیرے تھے، وہ بناتے تھے۔ اب آٹھ سالوں سے وہ Backlog پڑا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پھر اور بھی Backlog پڑا ہے تو ساتھ ساتھ وہ بھی چل رہا ہے۔ آپ خود سوچیں کہ 2005-06 کی رپورٹ 2010 میں اسمبلی میں پیش ہوتی ہے حالانکہ 2005-06 کی رپورٹ 2007 میں پیش ہونا چاہیے تھی یا 2008 میں پیش ہونا چاہیے تھی۔ اب 2006 کی رپورٹ 2010 میں اسمبلی میں آئی تو آپ کیا کرتے؟ Definitely آپ تو اس سے پہلے رپورٹ کو نہیں لے سکتے تھے، آپ 2010

کے بعد لیتے، جس دن اسمبلی میں آئی۔ جب آپ کے پاس آڈیٹر جنرل کی رپورٹ In time ہی نہیں آتی،
2005 کی رپورٹ انہوں نے 2010 میں بنائی، اب اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم On time up-to-
date کیسے ہو سکتے ہیں؟ اب 2010 کی رپورٹ کا پتہ نہیں کہ وہ 2015 کہ 2016 میں اس اسمبلی میں
لائیں گے تو یہ تو ان پر Depend کرتا ہے، آپ کے سیکرٹریٹ اور اسمبلی اور کمیٹی پر تو نہیں، آپ کو جو
رپورٹ آئے گی تو اس کو آپ Consider کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بہت بڑی Change ہے، Thank you very much۔ یہ سارے پی اے
سی کیلئے Appreciation ہے۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm of
tomorrow afternoon, thank you۔ نماز کا وقت ہے اور چائے بھی تیار ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 13 ستمبر 2011ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)